حربۂ تکفیر

اسلامی فرقوں کے ایک دوسرے کے خلاف فتاویٰ تکفیر :-

مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ لگے گا

① فتوحاتِ مکیہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۴ ② حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۳ ③ مکتوبات امام ربانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۷ مکتوب ۵۵ ④ اقتراب الساعۃ صفحہ ۹۵ و صفحہ ۲۲۴

مندرجہ بالا حوالجات کی اصل عبارات ملاحظہ فرمائیں پاکٹ بک ہذا صفحہ ۶۶۰ تا صفحہ ۶۶۱

(۱) شیعہ کافر ہیں

اہل سنت کے بزرگان و علماء نے بالاتفاق شیعوں پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ ملاحظہ ہوں حوالجات ذیل :-

۱- دربارِ رسالت سے :- "اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ ..... يُقَالُ لَهُمُ الرَّافِضَةُ فَاقْتُلُهُمْ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ" (رواہُ الامامُ الہادی یحییٰ بن الحسین امام الیمن فی کتابہ الاحکام سلسلاً بآبائہ الکرام من عندہ الیٰ عند الحسن ابن علی ابن ابی طالب..... و ہو الامام العظیم الذی صار علماً یُقتدیٰ بمذہبہ فی غالب الدیار الیمنیۃ - سراج الوہاج جلد ۲ صفحہ ۵۹)۔

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم ہو گی جس کو "رافضی" کرکے پکارا جائیگا۔ تم اُن کو قتل کرو کیونکہ وہ مشرک ہیں۔

(۲) دربارِ غوث الاعظم سے (۱) "عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَسَائِرِ خَلْقِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ..... اِنَّهُمْ بَالَغُوْا فِيْ غُلُوِّهِمْ وَمَرَدُوْا عَلَى الْكُفْرِ وَتَرَكُوا الْاِسْلَامَ وَفَارَقُوا الْاِيْمَانَ وَجَحَدُوا الْاِلٰهَ وَالرُّسُلَ وَالتَّنْزِيْلَ"

(غنیۃ الطالبین - مصنفہ حضرت پیرانِ پیر غوث الاعظم جیلانیؒ مع زبدۃ السالکین صفحہ ۱۵۶)

اس عبارت کا ترجمہ "تحفہ دستگیر ترجمہ اُردو غنیۃ الطالبین سے نقل کیا جاتا ہے":

ان پر خدا کی اور تمام فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت تا قیامت ہے خدا ان کا نام و نشان اس جہان سے مٹا ڈالے اور ان کی سبز لویں کو زمین سے دُور کرے اور اُن میں زمین پر پھرنے والا کوئی باقی نہ رہے۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے غلو میں بہت بڑھ گئے ہیں۔ کفر پر جم گئے ہیں۔ اسلام کو چھوڑ بیٹھے ہیں خداوند کریم اور قرآن اور تمام پیغمبروں کو نہیں مانتے جو لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں خدا ان سے اپنی پناہ میں رکھے"

(غنیۃ الطالبین مترجم اردو المعروف بہ تحفہ دستگیر شائع کردہ ملک سراج الدین اینڈ سنز لاہور صفحہ ۱۳۱)

ب ۔ پھر حضرت غوث الاعظم تحریر فرماتے ہیں :-

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اصحاب کو گالی نہ دو۔ پس جس شخص نے میرے اصحاب کو گالی دی اس پر خدا کی لعنت ہے ...... اور آخر زمانہ میں ایک گروہ پیدا ہوگا کہ وہ اصحاب کے رتبہ کو کم کریگا۔ خبردار تم نے ہرگز ان کے ساتھ کھانا پینا نہیں۔ ہرگز ان کے ساتھ نکاح کرنا کرانا نہیں اور ان کے ساتھ نماز بھی نہ پڑھنی اور ان پر نماز جنازہ بھی نہ پڑھنی"

(غنیۃ الطالبین مترجم اردو صفحہ ۱۲۰ بعنوان محمد مصطفےٰ صلعم کی اُمت کی فضیلت اور بزرگی)

۳ - امام ربانی مجدد الف ثانی :- "بدترین جمیع فرقِ مبتدعان جماعہ اند کہ باصحاب پیغمبر علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام بغض دارند۔ اللہ تعالیٰ در قرآن مجید خود ایشاں را کفار می نامد۔ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ قرآن و شریعت لازم مے آید۔ قرآن جمع حضرت عثمان است علیہ الرضوان اگر عثمان مطعون است، قرآن ہم مطعون است اَعَاذَنَا اللهُ سُبْحَانَهٗ عَمَّا يَعْتَقِدُ الزَّنَادِقَةُ"

(مکتوبات امام ربانی جلد ۱ صفحہ ۱۰۱ مکتوب پنجاہ و چہارم ۔)

(ب) بدترین فرق شیعۂ شنیعہ و حوالہ مذکورہ بالا صفحہ ۲۷)

"یعنی تمام بدعتیوں سے بدترین جماعت شیعوں کی ہے جوکہ اصحاب پیغمبر علیہ السلام سے بُغض رکھتے ہیں۔ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کا نام کافر رکھا ہے جیسا کہ فرماتا ہے۔ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ" (الفتح، ۳۰) صحابہ قرآن و شریعت کی تبلیغ کرنے والے تھے پس اگر صحابہ پر طعن کیا جائے تو قرآن و شریعت پر طعن لازم آتا ہے۔ قرآن مجید حضرت عثمان کا جمع کیا ہوا ہے پس اگر عثمان پر طعن کیا جائے تو قرآن پر طعن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہم کو ان زندیقوں کے عقاید سے بچائے رکھے۔ آمین"

(ب) تمام فرقوں سے بدترین فرقہ شیعۂ شنیعہ ہے۔

(مکتوبات امام ربانی جلد ۱ دفتر اول حصہ دوم صفحہ ۲۷ مکتوب ۵۴ مطبوعہ مجددی پریس امرتسر ۱۳۳۸ھ)

گویا صرف دربار رسالت ہی سے نہیں بلکہ دربار خداوندی سے بھی شیعوں کی تکفیر کا فتویٰ بقول امام ربانی مجدد الف ثانی صادر ہو چکا ہے۔

۴ - دربار عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ سے :- فتاویٰ عالمگیری میں ہے :-

"اَلرَّافِضِيُّ إِذَا كَانَ يَسُبُّ الشَّيْخَيْنِ وَيَلْعَنُهُمَا وَالْعِيَاذُ بِاللهِ فَهُوَ كَافِرٌ ...... مَنْ اَنْكَرَ اِمَامَةَ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَهُوَ كَافِرٌ ... وَكَذَالِكَ مَنْ اَنْكَرَ خِلَافَةَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ...... وَهٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ خَارِجُوْنَ عَنْ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ وَاَحْكَامُهُمْ اَحْكَامُ الْمُرْتَدِيْنَ كَذَا فِي الظَّهِيْرِيَّةِ"

(فتاویٰ عالمگیری مرتبہ بحکم شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر جلد ۲ صفحہ ۲۶۳)

یعنی رافضی۔ جو کہ حضرت ابوبکر و عمرؓ کو گالی دے یا اُن پر لعنت کرے۔ وہ کافر ہے ..... اور جو حضرت ابوبکرؓ کی امامت سے انکار کرے وہ بھی کافر ہے اسی طرح جو حضرت عمرؓ کی خلافت کا منکر ہو وہ

بھی کافر ہے .... یہ لوگ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ اور مُرتد ہیں۔ ان پر مُرتدوں کے احکام نافذ ہوتے ہیں۔ ایسا ہی ظہیریہ" میں لکھا ہوا ہے۔"

نوٹ :۔ حضرت اورنگ زیب عالمگیر کے زمانۂ حکومت میں تمام اہل سنت والجماعت علماء نے متفقہ طور پر شیعوں کے کفر پر اجماع کر کے شیعوں کو مُرتد اور کافر دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا اور حکومتِ وقت سے ان کو "غیر مسلم اقلیت" قرار دلوایا۔ مولوی کفایت حسین اور وہ دوسرے سادہ لوح شیعہ جو آج احراریوں کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ ذرا تاریخ کے اوراق کی ورق گردانی کریں اور اورنگ زیب عالمگیر کے زمانہ کے علماء کے فتاویٰ اور حکومت کے دباؤ کے ماتحت شیعوں کی قابلِ رحم حالت کو اگر ایک دفعہ یاد کر کے "آنچہ برخود مپسندی بر دیگراں نیز مپسند" کے مقولہ کو پیش نظر رکھیں تو یقین ہے کہ اُن کا ضمیر اُن کو ضرور ملامت کرے بشرطیکہ ضمیر کی آواز ابھی باقی ہو اور قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰھَا (الشمس : ۸) کی کیفیت نہ طاری ہو چکی ہو۔ خادم

۵۔ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی :۔ "جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ صحابہؓ آپس میں بغض اور دشمنی رکھتے تھے وہ شخص قرآن کا منکر ہے اور جو شخص اُن (صحابہؓ) کے ساتھ بغض اور خفگی رکھتا ہے قرآن میں اُس کو کافر کہا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ" (الفتح : ۳۰)

(ماَلاَ بُدَّ مِنهُ ۔ مترجم اُردو شائع کردہ ملک دین محمد اینڈ سنز مطبوعہ دین محمدی الیکٹرک پریس لاہور صلا فصل نعت جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم)

۶۔ علماء اہل حدیث کا فتویٰ شیعوں کے بارے میں :۔ ۱۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی :۔

"شیعہ پانچ مذاہب کفار کا مجموعہ اور خلاصہ ہیں۔ یعنی یہود۔ نصاریٰ۔ مجوس۔ صابئین۔ ہندو۔"
(تحفہ اثنا عشریہ قلمی ص۵۰۲ نیز صفحات ذیل :۔ صفحہ ۵، ۶، ۲۵۶، ۵۰۱، ۵۰۳ و صفحہ ۵۰۴)

ب۔ نواب صدیق حسن خاں صاحب آف بھوپال :۔ "روئے زمین پر جسقدر فرقہ خبیثہ موجود ہے وہ کسی ایک اصحاب رسولؐ اللہ کو کافر کہہ کر کافر ہو گیا ہے۔ جب وہ اصحاب رسول اللہ کو کافر کہتے ہیں تو کس طرح کافر نہیں۔ یہ اسلام کے دشمن ہیں۔ جو ان کو کافر نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے۔"
(سراج الوہاج جلد ۲ ص۵۹۶ ص۵۹۹)

۷۔ اہلسنت والجماعت کے متعدد علماء نے اپنے دستخطوں اور مہروں سے شیعوں کے خلاف مندرجہ ذیل فتویٰ کفر صادر کیا۔

"فرقہ امامیہ منکرِ خلافتِ صدیق اند و در کتب فقہ مسطور است کہ ہر کہ انکارِ خلافتِ حضرت صدیق نماید منکرِ اجماع قطع گشت و کافر شد ۔۔۔۔ پس در حق ایشاں نیز حکمِ کفار جاری است۔"
(ردِّ تبرا ص۳ ، جواب استفتاء ۱)

۲-اہلسنت والجماعت کے خلاف شیعوں کا فتویٰ کفر

ا- "اہلسنت یہود و نصاریٰ سے بدتر ہیں۔" (تحفہ اثنا عشریہ قلمی ص ۴۷ نیز حدیقۃ الشہداء ص ۱۰)

ب- اگر کسی سُنّی کے جنازہ پر شیعہ حاضر ہو اور نماز جنازہ پڑھنی پڑ جائے تو میت کے حق میں یہ دُعا کرے۔

"اَللّٰھُمَّ اَمْلَاْ جَوْفَہٗ نَارًا وَّ قَبْرَہٗ نَارًا وَّ سَلِّطْ عَلَیْہِ الْحَیَّاتِ وَالْعَقَارِبَ۔"

(جامع العباسی دربیان نماز واجب و سُنّت باب دوم فصل ۸ ہشتم)

یعنی اے اللہ! اس کے پیٹ اور قبر کو آگ سے بھر دے! اور اس پر سانپ اور بچھو مسلط کر دے۔"

اہلحدیث کا اہلسنت پر فتویٰ کفر

ا- "چاروں اماموں کے پیرو اور چاروں طریقوں کے متبع یعنی حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی اور چشتیہ وقادریہ و نقشبندیہ و مجددیہ سب لوگ کافر ہیں۔"

(جامع الشواہد ص ۲ بحوالہ الاعتصام السنۃ مطبوعہ کانپور صفحہ ۸۰)

ب- "کذب کو قرآن و حدیث میں برابر شرک کے رکھا ہے۔ اس لیے مقلدین پر اطلاق لفظ مشرکین کا تقلید پر اطلاق لفظ شرک کا کیا جاتا ہے دُنیا میں آج کل اکثر لوگ یہی مقلد پیشہ ہیں۔ وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ۔ (یوسف، ۱۰۷) یہ آیت ان پر بخوبی صادق آتی ہے۔"

(اقتراب الساعۃ ص ۱۶ از نور الحسن خان ۱۳۰۱ھ)

ج- "کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں (اوّل) یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کا حاضر و ناظر جان کر ورد کرنا جائز ہے یا نہ اور اس ورد کا پڑھنے والا کیسا ہے؟

الجواب:- "جس کا یہ عقیدہ ہے وہ مشرک ہے جو شخص مجوز اور مفتی ان امور کا ہے وہ راس المشرکین ہے۔ اُس کے پیچھے نماز درست نہیں اور اس طرح کا اعتقاد رکھنے والا چاروں مذہب میں کافر اور مشرک ہے۔" (مجموعہ فتاویٰ ص ۵۲ مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور)

د- کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس امر میں کہ یہ گروہ مقلدین جو ایک ہی امام کی تقلید کرتے ہیں۔ اہل سنت والجماعت میں داخل ہیں یا نہیں؟ اور ان کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ اور ان کو اپنی مسجد میں آنے دینا اور اُن کے ساتھ مخالطت اور مجالست جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:- بیشک نماز پیچھے ایسے مقلدین کے جائز نہ ہوگی کہ ان کے عقاید اور اعمال مخالف اہل سنت والجماعت ہیں۔ بلکہ بعض عقیدے اور عمل موجب شرک اور بعض مفسد نماز ہیں۔ ایسے مقلدوں کو اپنی مسجدوں میں آنے دینا شرعاً درست نہیں۔" (مجموعہ فتاویٰ صفحہ ۵۴، ۵۵ مطبع صدیقی لاہور)

۳- اہلحدیث کے خلاف اہلسنت کا فتویٰ

ستر علماء اہلسنت والجماعت کا فتویٰ :-

ا- فرقہ غیر مقلدین جن کی علامت ظاہری اس مُلک میں آمین بالجہر اور رفع یدین اور نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا اور امام کے پیچھے الحمد پڑھنا ہے۔ اہلسنت سے خارج ہیں اور مثل دیگر فرق ضالہ رافضی وخارجی وغیرہما کے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز درست نہیں۔ ان سے مخالطت اور مجالست کرنا اور ان کو اپنی خوشی سے مسجد میں آنے دینا شرعاً ممنوع ہے۔"

(جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد صفحہ ۲ تا ۸ بحوالہ کتاب الاعتصام السنۃ مطبوعہ کانپور ص ۸)

ب- "تقلید کو حرام اور مقلدین کو مشرک کہنے والا شرعاً کافر بلکہ مُرتد ہوا۔"

(انتظام المساجد باخراج اہل الفتن عن المساجد ص ۴ مصنفہ مولوی محمد لدھیانوی)

ج- "غیر مقلدین سب بیدین پکے شیاطین۔ پورے ملاعین ہیں۔"

(چابک لیث بر اہلحدیث مصنفہ مولوی محمد ظہیر حسین اعظم گڈہی ص ۳۴، ص ۳۵)

د- علماء اور مفتیانِ وقت پر لازم ہے کہ بمجرد مسموع ہونے ایسے امر کے اس کے کفر اور ارتداد کے فتویٰ میں تردد نہ کریں۔ ورنہ زمرۂ مرتدین میں یہ بھی داخل ہونگے۔"

(انتظام المساجد باخراجِ اہل الفتن عن المساجد ص ۶)

ہ- "جو باوصف اطلاع احوال اُن میں سے کسی کا معتقد ہو تو ابلیس کا بندہ جہنّم کا کندہ ہے اور ان سُفہاء اور اُن کے نظراء تمام خبثاء جو شخص ---- ان ملحدوں کی حمایت اور مروت و رعایت کرے ان کی ان باتوں کی تصدیق و تحسین و توجیہ و تاویل کرے وہ عدو خدا، دشمنِ مصطفےٰ ہے۔"

(چابک لیث ص ۳۴، ص ۳۵)

۴- دیوبندی کافر و مُرتد

ا- "وَبِالْجُمْلَةِ هٰؤُلَاءِ الطَّوَائِفُ كُلُّهُمْ كُفَّارٌ مُرْتَدُّوْنَ خَارِجُوْنَ عَنِ الْإِسْلَامِ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ"

"حُسَامُ الْحَرَمَيْنِ عَلٰى مَنْحَرِ الْكُفْرِ وَالْمَيْنِ" مع سلیس ترجمہ اُردو مسمّیٰ مبین احکام و تصدیقات اعلام ۱۳۴۵ھ مطبوعہ بریلی۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ بار اوّل۔ مصنفہ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی ص ۲۳)

یعنی یہ سب گروہ (یعنی گنگوہیہ۔ تھانویہ۔ نانوتویہ و دیوبندیہ وغیرہ) اجماع اسلام کے رُو سے کُفار اور مُرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں (یاد رہے کہ مندرجہ بالا عربی عبارت اصل کتاب کے ص ۲۴ پر ہے اور اُردو ترجمہ ص ۲۵ پر۔ خادم)

اس کتاب میں مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے (جو کہ فرقہ حنفیہ بریلویہ کے بانی تھے اور

مولوی ابوالحسنات صاحب صدر جمیعت العلماء پاکستان اور ان کے والد مولوی دیدار علی مرحوم کے پیر ہیں) اپنا اور علماء حرمین شریفین کا متفقہ فتویٰ ان کے دستخطوں اور مہروں کے ساتھ شائع کیا ہے جس میں جماعتِ احمدیہ کے علاوہ دیوبندیوں کے تمام گروہوں کو بھی کافر و مُرتد قرار دیا گیا ہے۔ کتاب مذکور کے ٹائیٹل پیج پر لکھا ہے:۔

"جس میں مسلمانوں کو آفتاب کی طرح روشن کر دکھایا کہ طوائفِ قادیانیہ۔ گنگوہیہ وتھانویہ ونانوتویہ و دیوبندیہ وامثالہم نے خدا اور رسول کی شان کو کیا کچھ گھٹایا۔ علمائے حرمین شریفین نے باجماعِ اُمت ان سب کو زندیق و مُرتد فرمایا۔ ان کو مولوی درکنار مسلمان جاننے یا ان کے پاس بیٹھنے اُن سے بات کرنے کو زہر و حرام و تباہ کن اسلام بتایا۔"

گویا اس فتویٰ میں مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی۔ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی اور ان کے مریدوں اور دیگر تمام دیوبندی خیال کے لوگوں کو "باجماعِ اُمت" کافر و مُرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ثابت کیا گیا ہے اور ان کی تکفیر و تفسیق کو احمدی جماعت کی تکفیر و تفسیق سے ممیز نہیں کیا۔ بلکہ ایک ہی رنگ میں بیان کیا ہے اور جیسا "اجماعِ اُمت" ایک کے خلاف ہے ویسا ہی دوسرے کے بھی خلاف ہے۔ پس آج تعجب ہے کہ مولوی عبدالحامد بدایونی اور نام نہاد جمیعتہ العلماء پاکستان کے صدر نے اپنے پیر اور علماء حرمین شریفین کے ان متفقہ فتاویٰ اور اجماعِ اُمت کے خلاف ایک نیا امتیاز کہاں سے پیدا کر دیا ہے۔

ب۔ پھر احمد رضا خانصاحب بریلوی نے محمد قاسم نانوتوی مولوی اشرف علی تھانوی اور مولوی محمود الحسن وغیرہ دیوبندی مولویوں کی نسبت لکھا ہے۔

"یہ قطعاً مُرتد و کافر ہیں اور ان کا ارتداد و کفر اشد درجہ تک پہنچ چکا ہے۔ ایسا کہ جو ان مُرتدوں اور کافروں کے ارتداد و کفر میں شک کرے وہ بھی انہی جیسا مُرتد و کافر ہے۔۔۔۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا تو ذکر ہی کیا اپنے پیچھے بھی انہیں نماز نہ پڑھنے دیں۔۔۔۔ جو ان کو کافر نہ کہے گا وہ خود کافر ہو جائیگا اور اس کی عورت اُس کے عقد سے باہر ہو جائے گی اور جو اولاد ہوگی حرامی ہوگی از روئے شریعت ترکہ نہ پائیگی۔" (فتویٰ مذکورہ بالا)

۵۔ حنفی بریلویوں پر دیوبندیوں کا فتویٰ

(ا) "مولوی احمد رضا خان بریلوی اور ان کے ہم خیال کافر۔ اکفر۔ دجالِ مائۃ حاضرہ۔ مُرتد۔ خارج از اسلام"
(ردّ التکفیر علی الفحّاش الشنظیر مصنفہ مولوی سید محمد مرتضیٰ دیوبندی مطبوعہ شمس المطابع مراد آباد شعبان ۱۳۳۳ھ)

ب:۔ فتاویٰ رشیدیہ (رشید احمد گنگوہی) حصہ سوم بار اوّل صـ۴۲ میں ہے:۔
"جو شخص رسول اللہ صلعم کے عالم الغیب ہونے کا معتقد ہے سادات حنفیہ کے نزدیک قطعاً

مشرک وکافر ہے...... شامی نے ردّالمختار کی کتاب الارتداد میں صاف طور پر ایسے عقیدہ رکھنے والے کی تکفیر کی ہے اور جو یہ کہتے ہیں کہ علم غیب بجمیع اشیاء آنحضرت کو ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا ہے۔ سو محض باطل اور خرافات میں سے ہے۔"

اس فتویٰ پر بہت سے علماء دیوبند کی مہریں ہیں جن میں مولوی محمود الحسن دیوبندی بھی ہیں۔

ج:۔ لیکن سید انور شاہ صاحب دیوبندی کا فتویٰ باین الفاظ درج ہے:۔

"بڑا تعجب ہے جو زمرۂ علماء میں ہو کر ایسے شخص کی تکفیر میں تردد کرے۔ اور قطعاً اس کو کافر نہ کہے بھلا کوئی عالم کہہ سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کی بتلائی سے بھی بعض چیزوں کی خبر نہ ہو ہرگز نہیں۔ بڑا فتور تو وہ شخص برپا کر رہا ہے جو ہر جگہ یہ کہتا پھرتا ہے کہ آپ کو جمیع اشیاء کا علم دیدیا گیا ہے حالانکہ یہ صریح شرک ہے اور تمام فقہاء متفق اللفظ ایسے شخص کی تکفیر کرتے ہیں۔ یہ شخص کس دلیل سے حجت پکڑتا ہے۔ حالانکہ یہ تمام احادیث کے مخالف ہے۔"

(اکفار الملحدین فی ضروریات الدین)

د:۔ سوال:۔ جو شخص رسول اللہ صلعم کو غیب دان جانے اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ از بندہ رشید احمد گنگوہی:۔ "جو شخص رسول اللہ صلعم کو علم غیب جو خاصہ حق تعالیٰ ہے ثابت کرتا ہے اس کے پیچھے نماز درست نہیں ہے۔ لانہ کفر (درالمختار)

(فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صـ۱۱۳۔ نیا ایڈیشن جنوری ۱۹۹۱ء سعید کمپنی صـ۹۳ و ۹۵)

نوٹ: مندرجہ بالا تمام فتاویٰ دربارۂ جماعت حنفیہ بریلویہ مولوی حسین علی آف واں بھچراں کی تصنیف بُلغۃ الحَیرَانِ کے آخر میں بطور تتمہ صـ۱ تا ۴ تک یکجائی شائع شدہ موجود ہیں)

ھ۔ مولوی مرتضیٰ حسن "ناظم تعلیم دیوبند" کا فتویٰ بریلویوں کے خلاف انکے ان عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر بھی انہیں کافر و مرتد ملعون جہنمی نہ کہنے والا بھی ویسا ہی مرتد کافر ہے پھر اس کو جو ایسا نہ سمجھے وہ بھی ایسا ہی ہے۔"

(اخبار وکیل امرتسر ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۷ء)

و۔ "کوکب الیمانی علی اولاد الزوانی..... ان کتابوں میں ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے عقاید والے کافر ہیں۔ ان کا نکاح کوئی نہیں سب زانی ہیں۔"

(بلغۃ الحیران آخر میں تتمہ صـ۲ وصـ۳)

۶۔ سرسید احمد خان پر فتوے کفر

ا:۔ "اس شخص کی اعانت کرنی اور اس سے علاقہ اور رابطہ پیدا کرنا ہرگز درست نہیں۔ اصل میں یہ شخص شاگرد مولوی نذیر حسین وہابی بنگالی دہلوی غیر مقلد کا ہے۔ یہ شخص بسبب تکذیب آیات قرآنی کے مرتد ہو کر ملعون ابدی ہوا اور مرتد ہوا۔ ایسا مرتد کر بلا قبول اسلام اسلامی عملداری میں جزیہ دیکر بھی نہیں رہ سکتا، مگر اہل کتاب اور ہنود وغیرہ جزیہ دیکر اسلامی عملداری میں رہ سکتے ہیں۔ گویا نہایت سخت کافر و مرتد ہے۔"

(انتظام المساجد صـ۱۳ تا صـ۱۵ مصنفہ مولوی محمد لدھیانوی)

ب۔ مولانا الطاف حسین حالی لکھتے ہیں:۔

"سرسید کو" ملحد۔ لامذہب۔ کرسٹان۔ نیچری۔ دہریہ۔ کافر۔ دجال اور کیا کیا خطاب دیے گئے ان کے کفر کے فتوؤں پر شہر شہر اور قصبہ قصبہ کے مولویوں سے مُہریں اور دستخط کرائے گئے۔ یہانتک کہ جو لوگ سرسید کی تکفیر پر سکوت اختیار کرتے تھے۔ ان کی بھی تکفیر ہونے لگی"۔

(حیاتِ جاوید حصہ دوم ص۲۷۹ پانی پتی ١٩٠٢ء)

ج۔ مکہ معظمہ کے مذاہب اربعہ کے مفتیوں نے جو فتویٰ سرسید احمد خاں پر لگایا۔ وہ یہ ہے:۔

"یہ شخص ضالّ اور مُضِل ہے بلکہ وہ ابلیس لعین کا خلیفہ ہے کہ مسلمانوں کے اغوا کا ارادہ رکھتا ہے اور اس کا فتنہ یہود و نصاریٰ کے فتنے سے بھی بڑھ کر ہے خُدا اس کو سمجھے۔۔۔۔۔ ضرب اور حبس سے اس کی تادیب کرنی چاہیئے"۔ (ایضاً)

علماء مدینہ کا فتویٰ:۔

"اگر اس شخص نے گرفتاری سے پہلے توبہ کر لی۔۔۔۔۔ تو قتل نہ کیا جائے ورنہ اس کا قتل واجب ہے دین کی حفاظت کے لیے اور وُلاۃ امر پر واجب ہے کہ ایسا کریں"۔ (ایضاً)

د۔ علیگڑھ یونیورسٹی کے متعلق علماء حرمین شریفین کا فتویٰ:۔

"یہ مدرسہ جس کو خُدا برباد اور اُس کے بانی کو ہلاک کرے اس کی اعانت جائز نہیں۔ اگر یہ مدرسہ بن کر تیار ہو جائے تو اس کو منہدم کرنا اور اس کے مددگاروں سے سخت انتقام لینا واجب ہے"۔

(حیاتِ جاوید مصنفہ مولانا حالی جلد۲ ص۲۸۹ مطبوعہ باراوّل)

نوٹ:۔ احباب علماء کے فتاویٰ تکفیر کی زیادہ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں مقدمہ بہاولپور ص۱۵۷ و نیز رسالہ "حربۂ تکفیر اور علمائے زمانہ" مطبوعہ قادیان ۱۹۳۳ء۔ خلاصہ کلام صرف اس قدر ہے کہ مسلمان کہلانے والے فرقوں میں سے ایک فرقہ بھی ایسا نہیں ہے جس پر باقی ۷۲ فرقوں نے متفقہ طور پر کُفر کا فتویٰ نہ دیا۔

۷۔ دیگر کلماتِ کفریہ

ا۔ "اگر یوں کہے کہ آسمان پر میرا خدا ہے اور زمین پر تُو ہے تو کافر ہوگا"۔

(مالابدمنہ مترجم اُردو شائع کردہ ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور ص۹۹ و فارسی نسخہ ص۱۳۶ مطبع نظامی کانپور ١٢٨٠ھ)

ب۔ "اگر کوئی بدوں گواہ کے نکاح کرے اور کہے کہ خُدا اور رسولؐ کو گواہ کیا۔ یا کہے کہ فرشتوں کو گواہ کیا میں نے تو کافر ہوگا"۔ (ایضاً)

ج۔ "اگر کہے کہ روزی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے لیکن بندے سے ڈھونڈھ لینا چاہیئے تو کافر ہوگا"۔ (ایضاً)

د۔ "اگر کہے کہ فلانا اگر نبی ہوگا تب بھی اس پر ایمان نہ لاؤں گا تو کافر ہوگا"۔ (ایضاً)

"اگر کوئی شخص گناہ کرے خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ اور دوسرا شخص اُسے کہے کہ توبہ کر اور وہ کہے کہ میں نے

کیا کیا ہے جو توبہ کروں تو کافر ہوگا۔ (مالا بدمنہ مترجم اُردو شائع کردہ ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور صـــ۸۹)

د۔ "اگر کوئی کہے کہ مجھ کو علم کی مجلس سے کیا کام یا کہے کہ جن باتوں کو علماء کہتے ہیں اُن کو کون کرسکتا ہے ...... تو کافر ہوگا۔" (ایضاً صـــ۹۳)

ز۔ "روافض جو کہتے ہیں کہ پیغمبر ؐ نے دشمنوں کے خوف سے خدا تعالیٰ کے بعض احکام کو نہیں پہنچایا یہ کفر ہے۔" (ایضاً صـــ۹۳)

احراریات

احراری کیا ہیں؟

۱۔ "پنجاب میں چند پنجابیوں نے ایک انجمن قائم کر رکھی ہے جسے مجلس احرار کہتے ہیں یہ مجلس غالباً دُنیا بھر میں سب سے پہلی انجمن ہے جس کا کوئی اُصول و عقیدہ نہیں ہے اگر پہلے اسے سمجھنے کی کوشش نہیں کی گئی تو اب سمجھ لیجئے کہ اگر کوئی احراری شیخ حسام الدین بن کر اسٹیج پر آجائے اور مجلس احرار کی دف بجا بجا کر کانگرس کے گیت گانے لگے تو وہ احرار کا صدر ہوگا۔ اگر کوئی چودھری افضل حق کے نام سے اخباری زبان میں چلائے کہ کانگرسی لیڈر سرمایہ دار ہیں اور سرمایہ داری کی تخریب مجلس احرار کے مقصد میں شامل ہے تو وہ متفکر احرار کہلائیگا گویا کانگرس کا ہوا خواہ بھی قائدِ احرار ہے اور کانگرس پر لعنتیں بھیجنے والا بھی زعیم احرار ہے اب بتائیے کہ احرار بذاتِ خود کیا ہیں۔" (روزنامہ "زمیندار" ۴ر جولائی ۱۹۴۱ء)

۲۔ "حُرّ بمعنی آزاد عربی زبان کا لفظ ہے اس کی جمع احرار ہے پنجاب میں ایک جماعت قائم ہوئی تھی، اس کا صدر مقام لاہور رہا ہے شروع میں یہ فعال جماعت تھی تحریک کشمیر ختم ہوئی تو اس کی عملی سرگرمیاں بھی ختم ہوگئیں۔ مگر دفتر باقاعدہ رہا اور احکام برابر جاری ہوتے رہے لیکن نصب العین کوئی نہ تھا۔ اور نہ کوئی لائحہ عمل، اس لیے جملہ احکام ہوائی توپیں ثابت ہوئیں۔ نصب العین پوچھو تو کوئی نہیں۔ صرف لکیر کے فقیر ہیں اور لفظ "احرار" کی مالا جپ رہے ہیں کوئی پوچھے کہ کانگرسی ہو تو کہتے ہیں کانگرسی کیا ہیں ۔۔؟ کانگرسیوں کے کرتا دھرتا مہاتما گاندھی یہی غنیمت سمجھتے ہیں کہ زیرِ سایہ برطانیہ کم از کم سول اتھارٹی ہی مل جائے۔ مگر ہم مکمل آزادی چاہتے ہیں کوئی پوچھے کہ لیگی ہو تو کہتے ہیں نہیں۔ ہم تو سارے ہندوستان پر حکومتِ الٰہیہ چاہتے ہیں۔ اگر کوئی سر پھرا کہہ دے کہ کچھ کر کے بھی دکھایئے تو فرماتے ہیں کہ ہندو قوم ساری کانگرس کے ساتھ ہے اور مسلمان قوم تمام کی تمام لیگ سے جا ملی ہے ہم کریں تو کیا کریں؟" (روزنامہ زمیندار ۲۱ر فروری ۱۹۳۹ء)

۳۔ "آٹھ اور آٹھ سولہ دن :۔ سنئے کہ پنجاب میں ایک نئی پارٹی نے جنم لیا ہے قارئین کرام اس پُچوں پُچوں کے مرتبے سے بخوبی واقف ہونگے کہ اس میں کون کون اُلّو باٹے اکٹھے ہوتے ہیں۔۔ ...... اس کا نام ہے مجلس احرار۔ یہ جماعت معرضِ ظہور میں کیوں آئی اس کا جواب دینا ضروری ہے اس کے شرکا۔ وہ لوگ ہیں جو کبھی ملی کانگرس کے دامن سے وابستہ تھے اور ان کے باپو گاندھی جی مہاراج

کی کرپا سے انہیں بھوجن اور پوشن مل جایا کرتا تھا لیکن جہاں کانگرس کا کام تمام ہوا۔ کانگرس سے انہیں طلاق مل گئی اور ان کا روزینہ بند ہوگیا۔ کانگرس سے الگ ہوکر ان کے پاس سوائے ازیں کوئی چارہ کار نہ تھا کہ پیٹ کی آگ بجھانے کے لیے کوئی نیا پھندا پھیلائیں۔ لہٰذا انہوں نے "مجلس احرار اسلام" کی طرح ڈالی ...... عوام حیران ہیں کہ آخر ان احراریوں کو کیا ہوگیا جو یکدم مہاراجہ (کشمیر) کے اشارے پر ناچنے لگ گئے! کسی نے خوب کہا ہے کہ

اے زر تو خدا نیست ولیکن بخدا ستار العیوب و قاضی الحاجاتی

ان کی بلا سے قوم جہنم میں جائے یا کسی گھاٹی میں گرے انہیں اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے۔"

(سیاست ۱۵ ستمبر ۱۹۳۱ء صفحہ ۳)

احراری اور ان کا امیر شریعت

۴۔ "احرار تبلیغ کے وسائل اختیار نہیں کرتے جو اسوہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے اور قرآن الحکیم کی تعلیم کے مطابق ہمیں اختیار کرنا چاہیئے بلکہ قادیانیوں کو اور نہ صرف ان کو بلکہ ہر اس شخص کو جو دیانتداری کیساتھ ان سے اختلاف رکھتا ہے غلیظ گالیاں دیتے ہیں۔ اس لحاظ سے بدترین مجرم وہ شخص ہے جس کو یہ لوگ "امیر شریعت" کہتے ہیں۔ سید عطاء اللہ شاہ احراری (ان کو بخاری کہنا سادات بخارا کی توہین ہے) عامیانہ مذاق کا آدمی ہے وہ بازاری گالیاں دینے میں مشاق ہے اسی لیے عام آدمی ان کی "تقریر" کو گھنٹوں اسی طرح ذوق و شوق سے سنتے ہیں جس طرح وہ میراثیوں اور ڈوموں کی گندی کہانیوں کو سنتے رہے ہیں۔ ...... عطاء اللہ احراری کا وجود علماء کی جماعت کے لئے رسوا کرنے والا ہے۔"

(سیاست ۱۸ جون ۱۹۳۵ء صفحہ ۳)

۵۔ مولوی ظفر علی آف زمیندار بزبانِ امیر شریعت احرار کہتے ہیں :-

اِک طفلِ پری رُو کی شریعت فگنی نے کل رات نکالا میرے تقویٰ کا دِوالا

مَیں دین کا پُتلا ہوں وہ دُنیا کی ہے مُورت اُس شوخ کے نخرے میں مرا گرم مسالا

{ لاہور۔ ۲۶ دسمبر ۱۹۳۶ء چمنستان یعنی مجموعہ کلام مولوی ظفر علی خاں صفحہ ۶۰ مطبوعہ پبلشرز یونائیٹڈ لاہور ۱۹۴۴ء بار اول }

مجلس احرار انگریز کا خود کاشتہ پودا

۶۔ مولوی ظفر علی خاں لکھتے ہیں :-

"آج مسجد شہید گنج کے مسئلہ میں احرار کی غلط روش پر دوسرے مسلمانوں کی طرف سے اعتراض ہونے پر انگریزی حکومت احرار کی سپر بن رہی ہے اور حکومت کے اعلیٰ افسر حکم دیتے ہیں کہ احرار کے جلسوں میں کوئی گڑبڑ پیدا نہ کی جائے تو کیا اس بدیہی الانتاج منطقی شکل سے یہی نتیجہ نہیں نکلتا کہ مجلس احرار حکومت کا خود کاشتہ پودا ہے؟ جس کی آبیاری کرنا اور جسے صرصرِ حوادث سے بچانا حکومت اپنے ذمہ ہمت پر فرض سمجھتی ہے۔"

(روزنامہ زمیندار - ۳۱ - اگست ۱۹۳۵ء)

۷۔ مولوی ظفر علی صاحب اپنے احباب کی ایک شاعرانہ مجلس کا تذکرہ لکھتے ہیں :۔

"ایک دوسرے صاحب نے فرمایا کہ احرار کے متعلق ایک شعر ضرور ہونا چاہیئے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ احرار کی شریعت کے امیر مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے امروہہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے وہ سؤر ہیں اور سؤر کھانے والے ہیں"

اَوْکَمَا قَالَ۔ پھر میرٹھ میں مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر مجلس احرار اس قدر جوش میں آئے کہ دانت پیستے جاتے تھے۔ غصے میں آکر ہونٹ چباتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ:۔

"دس ہزار جینا اور شوکت اور ظفر جواہر لعل کی جوتی کی نوک پر قربان کئے جا سکتے ہیں"

اس پر میں نے یاروں کی فرمائش یوں پوری کی ؎

کیا کہوں آپ سے کیا ہیں احرار   کوئی لُچّا ہے اور کوئی لُقّہ

("چمنستان" مجموعہ منظومات ظفر علی صاحب ص۱۶۵)

۸۔ گالیاں دے جھوٹ بول احرار کی ٹولی میں مل
نکتہ یوں ہی ہو سکے گا حل سیاسیات کا   (ایضاً ص۹۲)

۹۔ آج اسلام اگر ہند میں ہے خوار و ذلیل
تو یہ سب ذلت اسی طبقۂ غدار سے ہے   (ایضاً ص۴۰)

۱۰۔ چمنستان صفحہ ۲۳۲ پر ظفر علی خاں لکھتے ہیں :۔

" میں نے صدر مجلس احرار سے دریافت کیا کہ بندہ پرور! آپ خاکساروں کے کیوں مخالف ہیں؟ پٹیل ۔نہرو۔ بوس۔ گاندھی کے خلاف کیوں یلغار نہیں کرتے اس کے جواب میں صدر مجلس احرار کی زبان سے جن حقائق کا انکشاف فرمایا گیا ہے وہ آج بھی ملت کو تفکر و تدبر کی دعوت دیتے ہیں"

مولانا ظفر علی خاں فرماتے ہیں ؎

پل رہے ہیں اُن کے چندوں پر مگر احرارِ ہند
پھر ہوں کیوں وہ اپنے ہی پروردگاروں کے خلاف   (ایضاً ص۲۳۲)

نیز ؎

نرالی وضع کا مومن ہے طبقۂ احرار
کہ سر جُھکا ہوا مشرک کے آستاں پر ہے   (ایضاً ص۱۹۸)

۱۱۔ "تقسیم برِاعظم ہندو پاکستان کے موقعہ پر مسلمانوں کا جو قتل عام ہوا اس میں ہمارے خون کا قطرہ قطرہ مجلس احرار اسلام اور اس کے زعماء کی بیدردی اور لاپرواہی کی داستان ہے ہمارے خون کی واحد ذمہ داری مجلس احرار کے سر ہے اور بس"   (زمیندار ۳۱۔ جنوری ۱۹۴۸ء)

۱۲۔ خود مفکر احرار چوہدری افضل حق کہتے ہیں :۔

"باسی کڑھی کے اُبال کی طرح ہم اُٹھتے ہیں اور پیشاب کی جھاگ کی طرح بیٹھ جاتے ہیں"

(زمزم لاہور ۱۴ مئی ۱۵)

۱۳- "مجلس احرار ٹھگوں کی ٹولی اور چوروں کی جمعیت ہے"۔ (اخبار احسان لاہور ۴۶/۲/۵)

۱۴- "احرار کے نام سے کسی کو منسوب کرنا ذلت اور تحقیر کے مترادف ہے"۔

(اخبار نوجوان افغان" ہری پور (ہزارہ) ۴۷/۴/۱۴)

احراری لیڈروں کے اپنے اقوال

۱- قائداعظم کی نسبت

"مسٹر جناح نے ایک بے درد وحشت پسند کی طرح ہمارے درمیان ایک بم پھینکا ہے جس سے انتشار اور ابتری پیدا ہوگئی ہے حالانکہ آج متحدہ عمل (یعنی کانگرس اور ہندوؤں کے ساتھ اتحاد۔ ناقل) وقت کی سب سے بڑی ضرورت تھی۔ کٹر قوم پرست جناح اول درجہ کا فرقہ پرست بن چکا ہے ہمیں اس سوال پر اچھی طرح سوچ بچار کرنی چاہیئے۔ مسٹر جناح کی زیر قیادت مسلم لیگ نے تقسیم ہند کی جو قرارداد منظور کی ہے اُسے اگر کلیتہً شرانگیز نہیں کہا جا سکتا تو کم ازکم اسے مصلحتِ وقت کے خلاف ضرور کہا جا سکتا ہے یہ اس امر کا بدیہی ثبوت ہے کہ ہندوستانی سیاست ایک سخت مرض میں مبتلا ہے۔ جناح ایک ہوشیار سیاست دان ہے اور اُس نے ہندوستان کی دو بڑی قوموں کی چپقلش سے پورا فائدہ اُٹھایا ہے اور زخم پر پھاہا رکھنے کی بجائے خنجر سے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا مناسب سمجھا ہے"۔

{ "پاکستان اور اچھوت" مصنفہ مفکر احرار چوہدری افضل حق زیر عنوان مسئلہ
صفحہ شائع کردہ مکتبہ اُردو لاہور مرکنٹائل پریس لاہور }

۲- "گاندھی جناح سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مہاتما گاندھی جتنا جُھکتے جائیں گے۔ مسٹر جناح اپنے مطالبات کو زیادہ کرتے جائیں گے۔ مسٹر جناح اُن کی مسلم لیگ اور مطالبۂ پاکستان ہندوستان کی آزادی کی راہ میں ایک روڑا ہے کانگرس کے اثر اور بڑھتی ہوئی طاقت کو زائل کرنے کیلئے حکومتِ انگریزی نے خود مسلم لیگ کو طاقت بخشی۔ لیگی وزارتیں مسٹر جناح اور آل انڈیا مسلم لیگ سب انگریز کے اشارے پر ناچ رہے ہیں۔ چونکہ انگریز ہندوستان کو کچھ دینا نہیں چاہتا۔ اس لئے مسٹر جناح نے اُن کے اشارے پر مطالبۂ پاکستان پیش کر دیا۔ دراصل پاکستان حاصل کرنے کے لئے مسٹر جناح نے مطالبۂ پاکستان پیش نہیں کیا یہ صرف ہندوستان کی غلامی کی زنجیروں کو اور مضبوط کرنے کے لئے پیش کیا گیا ہے اس لیے یہ ناممکن ہے کہ مسٹر جناح اور گاندھی جی میں صلح ہو جائے"۔

(احراری لیڈروں سے نمائندہ پریس کا انٹرویو ملاپ جالندھر ۱۲ اگست ۱۹۴۴ء)

۳- "احرار اس پاکستان کو پلیدستان سمجھتے ہیں"۔ (تقریر چوہدری افضل حق یکم دسمبر ۱۹۴۱ء صدارتی خطبہ ڈسٹرکٹ احرار کانفرنس تسور۔ منقول از خطبات احرار صفحہ ۹۳ مطبوعہ بار اول ۱۹۴۴ء مرتبہ شورش کاشمیری)

m0719 (1446x2424x256 jpeg)

۴۔ "قائداعظم کو احرار نے "کافراعظم" اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔"
{ "حیات محمد علی جناح" مؤلفہ رئیس احمد جعفری صـ۹۱ بمبئی ۱۹۴۶ء اور مسٹر جناح کا اسلام صـ۴ شائع کردہ جنرل سیکرٹری مجلس احرار اسلام نیز ہفت روزہ چٹان لاہور مورخہ ۱۱/۵ }

۵۔ صدر مجلس احرار نے قیام پاکستان سے پہلے کہا:۔
"مسلم لیگ نے ہمیشہ آزادی کی راہ میں روڑے اٹکائے۔ ملک آزاد ہونے پر مسٹر جناح اور دوسرے لیگی لیڈروں پر مقدمہ چلایا جائیگا۔" (روزنامہ جنگ کراچی۔ استقلال نمبر ۱۹۴۹ء)

۶۔ "ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کا نام نہاد رہنما ایک پارسی عورت کو حلقہ زوجیت میں لینے کے لئے حلفیہ اقرار نامہ کے ذریعہ مسلمان ہونے سے انکار کرتا ہے اور آج تک کلمہ توحید پڑھ کر مسلمان نہیں ہوا۔ لیکن پھر بھی مسلمانوں کا قائداعظم۔"
(رسالہ مسٹر جناح کا اسلام صـ۴ شائع کردہ جنرل سیکرٹری مجلس احرار اسلام و ہفت روزہ چٹان لاہور ۶ رنومبر ۱۹۵۰ء)

۷۔ "ہم لیگ کو دام فرنگ سمجھ کر دُور ہی رہنا چاہتے ہیں۔" (خطبات احرار صـ۲۲)

۸۔ "پاکستان ایک خونخوار سانپ ہے جو ۱۹۴۰ء سے مسلمانوں کا خون چوس رہا ہے اور مسلم لیگ ہائی کمانڈ ایک سپیرا ہے۔" (احراری اخبار آزاد کا اداریہ ۹ رنومبر ۱۹۴۹ء)

۹۔ "ہمیں پاکستان اور اکھنڈ ہندوستان کے دام فریب میں نہ پھنساؤ۔" (خطبات احرار صـ۱۵ بار اول)

۱۰۔ "قومی بوجھ بجھکڑ ایسے حال میں شمال ہند کو پاکستان بنا رہے ہیں۔" (" " صـ۱۳)

۱۱۔ سیالکوٹ میں احراری امیر شریعت سے کسی نے سوال کیا کہ آپ لوگ قادیانیوں کے پیچھے تو لٹھ لئے پھرتے ہیں لیکن کمیونزم کے خلاف کیوں کچھ نہیں کہتے حالانکہ کمیونزم سراسر دہریت ہے تو اس سوال کا مندرجہ ذیل جواب احراری امیر شریعت نے دیا:۔
"کمیونزم کی ٹکر امپیریلزم سے ہے کفر کفر سے لڑتا ہے اسلام سے اُس کا کیا مقابلہ اور مقابلہ تو تب ہو کہ اسلام کہیں موجود ہو؟ ہم نے اسلام کے نام سے جو کچھ اختیار کر رکھا ہے وہ تو صریح کفر ہے ہمارے دل دین کی سمجھ سے عاری۔ ہماری آنکھیں بصیرت سے ناآشنا کان سچی بات سننے سے گریزاں ہے

بیدلی ہائے تماشا کہ نہ غیرت ہے نہ ذوق
بیکسی ہائے تمنا کہ نہ دُنیا ہے نہ دیں

مَیں کمیونزم سے کیوں ٹکراؤں؟ وہ کونسا اسلام ہے جس پر کمیونزم ضرب میں لگا رہا ہے۔ ہمارا اسلام ـــ

بُتوں سے تجھ کو تمنا خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟

یہ اسلام جو ہم نے اختیار کر رکھا ہے کیا یہی اسلام ہے جو نبی نے سکھلایا تھا۔ کیا ہماری رفتار۔ ہماری گفتار۔ کردار میں وہی دین ہے جو خدا نے نازل کیا تھا؟ .... مَیں کہتا ہوں کہ گورنری سے گداگری تک مجھے ایک بات ہی بتلاؤ جو کہ قرآن اور اسلام کے مطابق ہوتی ہو.... فکر کج۔ دماغ پریشان۔ احکام الہٰی سے انکار اور پھر یہ اصرار۔ سکندر حیات نے کالرہ بل بنوایا کہ جائداد کا وارث بڑا لڑکا ہے اور لڑکیاں حصہ دار

نہیں قرآن کے ۱/۲ ۱۰ رکوع کے انکار کے باوجود بھی ہم مسلمان اور پھر اس اسلام کو کمیونزم سے خطرہ ؟ لیکن بقول احراری مذکور اس اسلام کو احمدیت سے ضرور خطرہ ہے ؟ خادم) کاش اسلام کا کہیں نظارہ ہوتا کوئی بستی ہوتی جہاں اسلام بستا۔ ہمارا تو سارا نظام کفر ہے۔ قرآن کے مقابلہ میں ہم نے ابلیس کے دامن میں پناہ لے رکھی ہے قرآن صرف تعویذ کے لیے قسم کھانے کے لیے ہے۔"
(تقریر عطاء اللہ شاہ بخاری سیالکوٹ احرار کانفرنس منقول از "آزاد" (احراری اخبار) ۹ر دسمبر ۱۹۴۹ء)

۱۲۔ "احراری امیر شریعت نے کہا کہ قائداعظم سے ملاقات کی درخواست کرتے ہوئے میں نے "قائداعظم کے جوتوں پر اپنی سفید داڑھی رکھی اور کہا میری ٹوپی لے جا کر ان کے قدموں میں رکھ دو" مگر قائداعظم نے ملاقات کی اجازت نہ دی۔"
(احراری اخبار آزاد لاہور جلد ۲ نمبر ۵۳ مورخہ ۱۴ ۹/۱۱)

۱۳۔ "احرار اب تبلیغی جماعت ہے اس کا ملکی الیکشن یا سیاست سے کوئی تعلق نہیں مرزائیت کی تردید اور ختم نبوت کا بیان یہ ہمارا فرض تھا۔ ہم نے اپنے فرض کو چھوڑ کر سیاست کے کانٹوں کو ہاتھ میں لے لیا خدا نے ہمیں سزا دی اور الحمد للہ اب ہم سیاست سے تائب ہو چکے ہیں اور پھر اپنے اصل مقام پر آتے ہیں۔"
(تقریر عطاء اللہ بخاری۔ لاہور کانفرنس آزاد ۳۰ر اپریل ۱۹۵۰ء ص ۵)

۱۴۔ لیکن :-

"آج ہمارے ہاتھ اقتدار سے خالی اور ہمارے جیب و دامان اختیار سے تہی ہیں ...... ہم نے ٹھنڈے دل اور پرسکون دماغ سے غور کرنے کے بعد یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ...... جس طبقہ جس پارٹی کے ہاتھ میں اقتدار ہے اس سے اُلجھا نہ جائے ...... ہم نے ایک شہری۔ ایک انسان ایک مسلمان اور ایک سیاسی گروپ کی حیثیت سے اپنے فرائض کو سمجھتے ہوئے فیصلہ کر دیا کہ برسر اقتدار پارٹی کے لئے تنگیٔ راہ نہ بنیں۔"

"ہم نے دسمبر ۱۹۴۸ء میں حزب مخالف بنانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ مگر اقتدار کی مسند پر بیٹھنے والے گروپ نے اسے درست نہ سمجھا ...... اس لئے ہم نے فیصلہ کیا کہ اس رستہ کو ان کے لئے کھلا چھوڑ دیا جائے"
(تقریر احسان احمد شجاع آبادی احراری سیالکوٹ احرار کانفرنس آزاد لاہور ۹ر دسمبر ۱۹۴۹ء)

۱۵۔ چوہدری افضل حق احراریوں کو یوں مخاطب کرتے ہیں :-

"انتہا درجہ کے تنگ دل اور متعصب فرقہ پرست۔ تمہیں فرقہ پرست کہیں گے ان کی پرواہ نہ کرو۔ کتوں کو بھونکتا چھوڑ دو۔ کاروانِ احرار کو اپنی منزل کی طرف چلنے دو احرار کا وطن لیگی سرمایہ دار کا پاکستان نہیں ہے۔"
(خطباتِ احرار ص ۹۹ بار اول ۱۹۴۴ء)

۱۶۔ "سرمایہ دار نظام میں گھس کر کامیاب حملہ کیسا مشکل ہے ؟ باوجود اس کے ہم نے لیگ میں دو دفعہ گھسنے کی کوشش کی۔ تاکہ اس پر قبضہ جمائیں دونوں دفعہ قاعدے اور قانون نئے بنا دیئے گئے۔ تاکہ ہم بیکار ہو جائیں۔"
(تقریر چوہدری افضل حق "خطباتِ احرار" ص ۹۵ بار اول ۱۹۴۴ء)

۱۷۔ سید عطاء اللہ بخاری نے پسرور کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے قائداعظم کو مخاطب کر کے کہا :-

"تم کہتے ہو کہ ہم نے پاکستان بنانا ہے۔ مَیں کہتا ہوں کہ اب تک کسی ماں نے کوئی ایسا بچہ نہیں جَنا جو پاکستان بنانا تو کجا پاکستان کی "پ" کا ایک نقطہ بھی بنا سکے۔"

(روزنامہ جدید نظام لاہور۔ استقلال نمبر ۱۹۵۳ء در رپورٹ تحقیقاتی عدالت اردو ص ۲۷۴)

۱۸۔ مسلم لیگ حکومتِ انگریزی کا خود کاشتہ پودا:۔

"ہندوستان کے نام نہاد مسلمانوں کی رائے عامہ مدتوں اُن لوگوں (مسلم لیگ۔ خادم) کی طرف دار رہی جو بلحاظ ضمیر مردہ تھے اور بلحاظ ضمیر حکومتِ انگلشیہ کے خود کاشتہ پودے تھے۔" (احرار آرگن اخبار "افضل" سہارنپور مورخہ ۵ مئی ۱۳)

سچ ہے بقول مولوی ظفر علی خان ؎

پنجاب کے احرار اسلام کے غدار

(زمیندار ۱۰ اگست ۱۹۳۵ء ایڈیشل پیج)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کُتب سے چند اقتباسات

۱۔ آریہ سماج کی ہلاکت کی پیشگوئی

۱۔ "اور یہ خیال مت کرو کہ آریہ یعنی ہندو دیانندی مذہب والے کچھ چیز ہیں وہ صرف اس زنبور کی طرح ہیں جس میں بجز نیش زنی کے اور کچھ نہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ توحید کیا چیز ہے؟ اور رُوحانیت سے سراسر بے نصیب ہیں۔ عیب چینی کرنا اور خدا تعالیٰ کے پاک رسولوں کو گالیاں دینا ان کا کام ہے اور بڑا کمال ان کا یہی ہے کہ شیطانی وساوس سے اعتراضات کے ذخیرے جمع کر رہے ہیں۔ تقویٰ اور طہارت کی رُوح اُن میں نہیں۔ یاد رکھو کہ بغیر رُوحانیت کے کوئی مذہب چل نہیں سکتا اور مذہب بغیر رُوحانیت کے کچھ بھی چیز نہیں۔ جس مذہب میں رُوحانیت نہیں اور جس مذہب میں خدا کے ساتھ مکالمہ کا تعلق نہیں اور صدق و صفا کی رُوح نہیں اور آسمانی کشش اس کے ساتھ نہیں اور فوق العادت تبدیلی کا نمونہ اس کے پاس نہیں وہ مذہب مُردہ ہے۔ اس سے مت ڈرو۔ ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہوں گے کہ اس مذہب کو نابود ہوتے دیکھ لو گے۔ کیونکہ یہ مذہب آریہ کا زمین سے ہے نہ آسمان سے اور زمین کی باتیں پیش کرتا ہے نہ آسمان کی۔ پس تم خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔"

("تذکرۃ الشہادتین ص ۶۵ تا ۶۶ مطبوعہ ۱۹۰۳ء")

زلازل کے متعلق عام پیشگوئی

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہونگے اور زمین پر اس قدر تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے، کہ گویا

ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی یہاں تک ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں باتیں غیر معمولی ہو جائینگی۔ اور ہیئت و فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ پر ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے؟ اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لیے کہ نوع انسان نے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل : ۱۶) اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا یہ خیال مت کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔

اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا! تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے۔ نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶، ۲۵۷)

عالمگیر جنگ ۱ و ۲ کی پیشگوئی

"ایسا ہی یاجوج ماجوج کا حال بھی سمجھ لیجئے! یہ دونوں پرانی قومیں ہیں جو پہلے زمانوں میں کھلے طور پر غالب نہیں ہو سکیں اور ان کی حالت میں ضعف رہا لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ آخری زمانہ میں یہ دونوں قومیں خروج کریں گی یعنی اپنی جلالی قوت کے ساتھ خروج کریگی جیسا کہ سورۂ کہف آیت ۱۰۰ میں فرماتا ہے" وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ یعنی یہ دونوں قومیں دوسروں کو مغلوب کرکے پھر ایک دوسرے پر حملہ کریں گی۔ اور جس کو خدا تعالیٰ چاہے گا فتح دیگا چونکہ ان دونوں قوموں سے مراد انگریز اور روس ہیں اس لیے ہر ایک سعادتمند مسلمان کو دعا کرنی چاہیئے کہ اس وقت انگریزوں کی فتح ہو۔"

(ازالہ اوہام مطبوعہ ۱۸۹۱ء حصہ دوم صفحہ ۵۰۸، ۵۰۹)

۲: "ہر ایک قوم اپنے مذہب کی حمایت میں اُٹھے گی اور جس طرح ایک موج دوسری موج پر پڑتی ہے ایک دوسرے پر حملہ کریں گے اتنے میں آسمان پر قرنا پھونکی جائے گی یعنی آسمان کا خدا مسیح موعود کو مبعوث فرما کر ایک تیسری قوم کو پیدا کر دیگا اور ان کی مدد کیلئے بڑے بڑے نشان دکھلائے گا۔ یہاں تک کہ تمام سعید لوگوں کو ایک مذہب یعنی اسلام پر جمع کر دیگا۔ اور وہ مسیح کی آواز سنیں گے اور اس کی طرف دوڑیں گے تب ایک ہی چوپان اور ایک ہی گلہ ہوگا اور وہ دن بڑے سخت ہوں گے اور خدا ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۲، ۸۳ و ۹۶)

<u>مسئلہ وفاتِ مسیح کے متعلق پیشگوئی</u> :- "ہر ایک مخالف یقین رکھے کہ اپنے وقت پر وہ جان کندن کی حالت تک پہنچے گا اور مرے گا مگر حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا یہ بھی میری ایک پیشگوئی ہے جس کی سچائی کا ہر ایک مخالف اپنے مرنے کے وقت گواہ ہوگا۔ جس قدر مولوی اور مُلّاں ہیں اور ہر ایک اہلِ عناد جو میرے مخالف کچھ لکھتا ہے وہ سب یاد رکھیں کہ اس اُمید سے وہ نامُراد مریں گے کہ حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اُترتے دیکھ لیں وہ ہرگز ان کو اُترتے نہیں دیکھیں گے یہاں تک کہ بیمار ہو کر غرغرہ کی حالت تک پہنچ جائیں گے اور نہایت تلخی سے اس دُنیا کو چھوڑیں گے کیا یہ پیش گوئی نہیں۔ کیا وہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ پوری نہیں ہوگی؟ ضرور پوری ہوگی۔ پھر اگر ان کی اولاد ہوگی تو وہ بھی یاد رکھیں کہ اس طرح وہ بھی نامراد مریں گے اور کوئی شخص آسمان سے نہیں اُترے گا اور اگر پھر اولاد کی اولاد ہوگی تو وہ بھی اس نامرادی سے حصہ لیں گے اور کوئی ان میں سے حضرت عیسیٰؑ کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۹۷)

<u>ذاتی تجربہ</u> "چونکہ ہر ایک شخص کی حالت ہماری آنکھوں کے سامنے ہے اس لئے ہم اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ جن لوگوں نے ہمارے مقابل پر تقویٰ کو ضائع کیا اور راستی سے دشمنی کی۔ وہ نہایت خطرناک حالت میں ہیں اور اگر وہ اس بدسیرت میں اور بھی ترقی کریں اور رفتہ رفتہ کُھلے کُھلے طور پر قرآن مجید سے مُنہ پھیر لیں تو اُن سے کیا تعجب ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۸۳، ۸۴ و ایڈیشن ۱۳۳۹ھ صفحہ ۹۲)

<u>اہلبیت حضرت مسیح موعودؑ کی پاکیزگی</u>

۵: "سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کریگا جو آسمانی رُوح اپنے اندر رکھتا ہوگا اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان (خاندان میر ناصر نواب صاحب) کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نُوروں کو جن کی میری ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دُنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہربانو تھا اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان

کی مدد کے لیے میرے آیندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیش گوئی مخفی ہوتی ہے۔"

(تریاق القلوب تقطیع کلاں ص۶۵ و نزول المسیح ص۱۴۷ / ۱۴۹)

ب :۔ "مجھے اس الہام میں ایک نئی بیوی کا وعدہ دیا اور اس الہام میں اشارہ کیا کہ وہ تیرے لیے مبارک ہوگی۔ اور تو اس کے لیے مبارک ہوگا۔ اور مریمؑ کی طرح اس سے تجھے پاک اولاد دی جائے گی۔ سو جیسا کہ وعدہ دیا گیا تھا ویسا ہی ظہور میں آیا۔" (تریاق القلوب تقطیع کلاں ص۶۴ و خورد ص۱۴۰)

ج :۔ "یاد رہے کہ یہ شخص (بٹالوی) بدگوئی میں حد سے بڑھ گیا تھا جس شخص کو اس کی گندی تحریروں پر علم ہوگا جو میری نسبت اور میرے اہلِ بیت آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اس شیخ بے ادب تیز مزاج نے سراسر ظلم اور ناحق پسندی کی خصلت سے اشاعت السنہ میں شائع کی ہیں۔۔۔۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ہر ایک شریف جس کی فطرت میں نقص نہ ہو اور جس کے نیک گوہر میں کوئی کھوٹ نہ ہو اور جس کے نجیب الطرفین ہونے میں کچھ خلل نہ ہو وہ کبھی اس بات پر راضی نہیں ہوگا کہ معزز شرفاء کے بارے میں اور سادات کی شان میں اور ان پاکدامن خاتونوں کی نسبت جو خاندان نبوت میں سے اور اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہیں ایسی گندی گالیاں اور ناپاکی سے بھرے افتراء منہ پر لاوے۔"

(تریاق القلوب تقطیع کلاں ص۸۹)

د :۔ "جن عظیم الشان لوگوں کو بڑے بڑے عظیم ذمہ واریوں کے کام ملتے ہیں اور بعض اوقات خدا تعالیٰ سے علم پاکر خضر کی طرح ایسے کام بھی ان کو کرنے پڑتے ہیں جن سے ایک کوتہ بین شخص کی نظر میں وہ بعض اخلاقی حالتوں میں یا معاشرتی طریقوں میں قابلِ ملامت ٹھہرتے ہیں۔ ان کے دشمنوں کی باتوں کی طرف دیکھ کر ہرگز بدظن نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اندھے دشمنوں نے کسی نبی اور رسول کو اپنی نکتہ چینی سے مستثنیٰ نہیں رکھا۔ مثلاً وہ موسیٰ مردِ خدا جس کی نسبت توراۃ میں آیا ہے کہ وہ زمین کے تمام باشندوں سے زیادہ تر حلیم اور امین ہے مخالفوں نے اس پر یہ اعتراض کئے کہ گویا وہ نعوذ باللہ نہایت درجہ کا سخت دل اور خونی انسان تھا۔۔۔۔ ایسا ہی حضرت مسیحؑ پر بھی ان کے دشمنوں نے اعتراض کیا ہے کہ وہ تقویٰ کے پابند نہ تھے۔۔۔۔ ایسا ہی عیسائیوں نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عفت اور تقویٰ اور امانت پر اعتراض کئے ہیں۔۔۔۔ اور ایسا ہی روافض نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی عفت اور امانت اور دیانت اور عدالت پر انواع و اقسام کے عیب لگائے ہیں۔۔۔۔ اور ایسا ہی خوارج حضرت علیؓ کو فاسق قرار دیتے ہیں۔ تو اس جگہ طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جبکہ صدیق کے لیے تقویٰ اور امانت اور دیانت شرط ہے تو۔۔۔ کیوں خدا نے ان کے حالات کو عوام کی نظر میں مشتبہ کر دیا۔۔۔۔ حالانکہ دنیا میں بہت سے ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں کہ نہ رسول ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں نہ نبی ہونے کا۔ اور نہ اپنے تئیں ولی اور امام اور خلیفۃ المسلمین کہلاتے ہیں۔ لیکن با ایں ہمہ کوئی اعتراض ان کے چال چلن اور زندگی پر نہیں ہوتا تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسا کیا کرتا اپنے خاص مقبولوں اور محبوبوں کو بدبخت شتابکاروں سے جن کی عادت بدگمانی ہے مخفی

رکھے۔ جیسا کہ خود وجود اُسکا اِس قسم کی بدظنی کرنے والوں سے مخفی ہے۔۔۔۔ وہ قصہ جو قرآن شریف میں حضرت آدم صفی اللہ کی نسبت مذکور ہے۔۔۔۔ اپنے اندر یہ پیشگوئی مخفی رکھتا ہے کہ اہلِ کمال کی ہمیشہ نکتہ چینی ہوا کریگی۔ خدا تعالیٰ نے اسی غرض سے خضر کا قصہ بھی قرآن شریف میں لکھا ہے۔ تا لوگوں کو معلوم ہو کہ ایک شخص ناحق خون کر کے اور یتیموں کے مال کو عمداً نقصان پہنچا کر پھر خدا تعالیٰ کے نزدیک بزرگ اور برگزیدہ ہے۔ ہاں اس سوال کا جواب دینا باقی رہا۔ اس طرح پر امان اُٹھ جاتا ہے اور شریر انسانوں کے لیے ایک بہانہ ہاتھ آ جاتا ہے۔۔۔۔ اس اشکال کا جواب یہی ہے کہ ایسے اعتراضات صرف بدظنی سے پیدا ہوتے ہیں اگر کوئی حق کا طالب اور متقی طبع ہے تو اس کے لئے مناسب طریق یہ ہے کہ ان کاموں پر اپنی رائے ظاہر نہ کرے جو متشابہات میں سے اور بطور شاذ و نادر ہیں کیونکہ شاذ و نادر میں کئی وجوہ پیدا ہو سکتے ہیں۔۔۔ اور نہیں جانتے کہ یہ متشابہات کا پہلو جو شاذ و نادر کے طور پر پاک لوگوں میں پایا جاتا ہے یہ شریر انسانوں کے امتحان کے لیے رکھا گیا ہے اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو اپنے پاک بندوں کا طریق اور عمل ہر ایک پہلو سے ایسا صاف اور روشن دکھلاتا کہ شریر انسان کو اعتراض کی گنجائش نہ ہوتی۔ مگر خدا تعالیٰ نے ایسا نہ کیا تا وہ خبیث طبع انسانوں کا خُبث ظاہر کرے۔ نبیوں اور رسولوں اور اولیاء کے کارناموں میں ہزارہا نمونے ان کی تقویٰ اور طہارت اور امانت اور دیانت اور صدق اور پاسِ عہد کے ہوتے ہیں اور خود خدا تعالیٰ کی تائیدات ان کی پاک باطنی کی گواہ ہوتی ہیں لیکن شریر انسان ان نمونوں کو نہیں دیکھتا اور بدی کی تلاش میں رہتا ہے آخر۔۔۔ ہلاکت کی راہ اختیار کر کے جہنم میں جاتا ہے "

(تریاق القلوب حاشیہ صفحہ ۱۲۴ تا صفحہ ۱۲۶ تقطیع کلاں و صفحہ ۲۴۹ صفحہ ۲۵۳ تقطیع خورد)

ھ:۔ "اس اندھی دُنیا میں جس قدر خدا کے ماموروں اور نبیوں اور رسولوں کی نسبت نکتہ چینیاں ہوتی ہیں اور جس قدر ان کی شان اور اعمال کی نسبت اعتراض اور بدگمانیاں ہوتی ہیں۔۔۔۔۔ وہ دنیا میں کسی کی نسبت نہیں ہوتی اور خدا نے ایسا ہی ارادہ کیا ہے تا ان کو بدبخت لوگوں کی نظر سے مخفی رکھے اور وہ ان کی نظر میں جائے اعتراض ٹھہر جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایک دولتِ عظمیٰ ہیں اور دولتِ عظمیٰ کو نااہلوں سے پوشیدہ رکھنا بہتر ہے اسی وجہ سے خدا تعالیٰ ان کو جو شقی ازلی ہیں۔ اس برگزیدہ گروہ کی نسبت طرح طرح کے شبہات ڈال دیتا ہے۔ تا وہ دولتِ قبول سے محروم رہ جائیں۔ یہ سنت اللہ ان لوگوں کی نسبت ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے امام اور رسول اور نبی ہو کر آتے ہیں۔۔۔ پس چونکہ تہمتوں کا معقول طور پر جواب دینا ایک نظری امر تھا اور نظری امور کا فیصلہ مشکل ہوتا ہے اور تاریک طبع لوگ اس سے تسلی نہیں پکڑتے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے نظری راہ کو اختیار نہیں کیا اور نشانوں کی راہ اختیار کی اور اپنے نبیوں کی بریت کیلئے اپنے تائیدی نشانوں اور عظیم الشان نصرتوں کو کافی سمجھا کیونکہ ہر ایک غبی اور پلید بھی بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ اگر وہ نعوذ باللہ ایسے ہی نفسانی آدمی اور مفتری اور ناپاک طبع ہوتے تو ممکن نہ تھا کہ ان کی نصرت کے لئے ایسے بڑے بڑے نشان دکھلائے جاتے "

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۰)

و:۔ "حضرت موسیٰ پر بھی زنا کی تہمت لگی تھی "

(تریاق القلوب طبع اول صفحہ ۹۳ حاشیہ و طبع ثانی صفحہ ۱۹۱ حاشیہ)

"حضرت موسیٰ پر الزام لگانے والے بنی اسرائیل ہی تھے" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۹۶)

کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائینگے

ز:"مَیں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت ایسے ہیں کہ نیک ظنی کا مادہ بھی ہنوز اُن میں کامل نہیں اور ایک کمزور بچہ کی طرح ہر ایک ابتلاء کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں اور بعض بدقسمت ایسے ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کُتا مُردار کی طرف۔ پس میں کیونکر کہوں کہ وہ حقیقی طور پر بیعت میں داخل ہیں مجھے وقتاً فوقتاً ایسے آدمیوں کا علم بھی دیا جاتا ہے۔ مگر اذن نہیں دیا جاتا کہ ان کو مطلع کروں کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائینگے اور کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے۔ پس مقام خوف ہے" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۸۵)

ح:- مولوی محمد علی صاحب کو رؤیا میں کہا:

"آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادے رکھتے تھے آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔"

(بدر جلد ۳ ص۲۹ یکم اگست ۱۹۰۴ء۔ تذکرہ ایڈیشن چہارم ص۵۱۸)

ط:- آپ کے ساتھ انگریزوں کا نرمی کے ساتھ ہاتھ تھا اسی طرف خدا تعالیٰ تھا جو آپ تھے۔ آسمان پر دیکھنے والوں کو ایک رائی برابر غم نہیں ہوتا" (اربعین نمبر ۳ ص۳۸ و تذکرہ ص۳۷۱)

مخالفین سے خطاب اور اپنے دعویٰ پر استقامت

ا:"ٹھٹھا کرو جس قدر چاہو۔ گالیاں دو جس قدر چاہو اور ایذا۔ اور تکلیف دہی کے منصوبے سوچو جس قدر چاہو اور میرے استیصال کے لیے ہر قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو۔ جس قدر چاہو۔ پھر یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دیگا کہ اُس کا ہاتھ غالب ہے"

(اربعین ۴ ص و ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۱)

ب:"دُنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ مَیں وہ درخت ہوں جس کو مالکِ حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔۔۔۔۔۔ اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کریگا اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کیلئے دُعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گھِس جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں۔ تب بھی خدا ہرگز تمہاری دُعا نہیں سُنے گا اور نہیں رُکے گا جب تک کہ وہ اپنے کام کو پورا نہ کرے۔۔۔۔۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اور مُنہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو فیصلہ کے بغیر نہیں چھوڑتا۔۔۔۔۔ جس طرح خدا نے پہلے مامورین اور منکرین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا۔ اسی طرح وہ اِس وقت بھی فیصلہ کریگا۔ خدا کے مامورین کے

آنے کے لیے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لیے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا خدا سے مت لڑو! یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کردو۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۸، ۹)

ج:۔ "مخالف لوگ عبث میں اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں میں وہ پودا نہیں ہوں کہ ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔ اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے اور ان کے زندے اور اُن کے مُردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لیے دُعائیں کریں تو میرا خدا اُن تمام دُعاؤں کو لعنت کی شکل میں بنا کر ان کے مُنہ پر مار یگا۔ دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت سے ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔ وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اُٹھا نہ رکھو ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بد دُعائیں کرو۔ کہ موت تک پہنچ جاؤ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو؟ خدا کے آسمانی نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں مگر بدقسمت انسان دُور سے اعتراض کرتے ہیں۔ جن دلوں پر مہریں ہیں ان کا ہم کیا علاج کریں؟ اے خُدا! تو اِس اُمّت پر رحم کر۔"

(ضمیمہ اربعین ۳،۴ صفحہ ۸ بعنوان "دردِ دل سے ایک دعوت قوم کو۔")

د:۔ "اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں۔ تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں۔ مَیں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے اگر مَیں پیسا جاؤں اور کُچلا جاؤں اور ایک ذرّے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذاء اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی مَیں آخر فتحیاب ہوں گا۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے مَیں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں۔

اے نادانو! اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو مَیں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلّت کے ساتھ ہلاک کر دیا۔ جو مجھے ہلاک کرے گا؟ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سُنو کہ میری رُوح ہلاک ہونے والی روح نہیں۔ اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمّت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں مَیں کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ مَیں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں، کیا خُدا مجھے چھوڑ دیگا کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دیگا؟ کبھی نہیں ضائع کریگا دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ! اور خدا اپنے بندے کو ہر میدان میں فتح دیگا۔ مَیں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی اور مجھے اُس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اِس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اُس کے دین کی عظمت ظاہر ہو اُس کا جلال چمکے اور اُس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلا سے اُس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں۔ اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلاء ہوں۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے ۔۔

من نہ آنستم کہ روزِ جنگ بینی پُشت من
آں منم کاندر میانِ خاک وخوں بینی سرے

پس اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو مجھ سے الگ ہو جائے مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کون سے ہولناک جنگل اور پُرخار بادیہ درپیش ہیں۔ جن کو مَیں نے طے کرنا ہے پس جن لوگوں کے نازک پَیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اُٹھاتے ہیں جو میرے ہیں وہ مجھ سے جُدا نہیں ہو سکتے نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سَبّ وشتم سے نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں۔ کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے اور اُن کا پچھلا حال ان کے پہلے سے بدتر ہوگا کیا ہم زلزلوں سے ڈر سکتے ہیں؟ کیا ہم اپنے پیارے خدا کی کسی آزمائش سے جُدا ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں ہو سکتے مگر محض اُس کے فضل اور رحمت سے پس جو جُدا ہونے والے ہیں جُدا ہو جائیں۔ ان کو وداع کا سلام!"
(انوار الاسلام صفحہ ۲۱، ۲۲)

ھ:۔ "ہائے یہ قوم نہیں سوچتی کہ اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے نہیں تھا تو کیوں عین صدی کے سر پر اس کی بنیاد ڈالی گئی اور پھر کوئی بتلا نہ سکا۔ کہ تم جھوٹے ہو اور سچا فلاں آدمی ہے۔"
(اربعین ۳ ص ۲)

و:۔ "مجھے اس خدائے کریم وعزیز کی قسم ہے جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا نیست ونابود کرنے والا ہے کہ مَیں اُس کی طرف سے ہوں اور اس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں اور اُس کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور وہ مجھے ضائع نہیں کریگا اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا جب تک وہ اپنا تمام کام پورا نہ کرے جس کا اُس نے ارادہ کیا ہے۔"
(اربعین ۲ ص ۳)

"یہ سلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے۔ تم خدا سے مت لڑو تم اس کو نابود نہیں کر سکتے اِس کا ہمیشہ بول بالا ہے۔۔۔۔۔ اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو اور اس سلسلہ کو بے قدری سے نہ دیکھو جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کے لیے پیدا ہوا۔ اور یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور کوئی پوشیدہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ ہوتا تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا اور ایسا مفتری ایسی جلدی ہلاک ہو جاتا کہ اب اُسکی ہڈیوں کا بھی پتہ نہ ملتا۔ سو اپنی مخالفت کے کاروبار میں نظر ثانی کرو۔ کم سے کم یہ تو سوچو کہ شاید غلطی ہو گئی ہو اور شاید یہ لڑائی تمہاری خدا سے ہو۔"
(اربعین ۳ ص ۲۱)

"اگر یہ علماء موجود نہ ہوتے تو اب تک تمام باشندے اِس مُلک کے جو مسلمان کہلاتے ہیں مجھے قبول کر لیتے۔ پس تمام منکروں کا گناہ اِن لوگوں کی گردن پر ہے یہ لوگ راستبازی کے محل میں نہ تو خود داخل ہوتے ہیں نہ کم فہم لوگوں کو داخل ہونے دیتے ہیں۔ کیا کیا مکر ہیں جو کر رہے ہیں اور کیا کیا منصوبے ہیں جو اندر ہی اندر ان کے گھروں میں ہو رہے ہیں۔ مگر کیا وہ خدا پر غالب آ جائیں گے اور کیا وہ اس قادر مطلق کے ارادہ کو روک دیں گے۔ جو تمام نبیوں کی زبانی ظاہر کیا گیا ہے؟ وہ اس ملک کے شریر امیروں اور بدقسمت

دولتمند دُنیا داروں پر بھروسہ رکھتے ہیں مگر خدا کی نظر میں وہ کیا ہیں؟ صرف ایک مرے ہوئے کیڑے۔"
(تذکرۃ الشہادتین ص۶۴)

"مجھے ایسی حالت سے ہزار دفعہ مرنا بہتر ہے کہ وہ جو اپنے حُسن وجمال کے ساتھ میرے پر ظاہر ہوا ہے میں اُس سے برگشتہ ہو جاؤں یہ دُنیا کی زندگی کب تک اور یہ دُنیا کے لوگ مجھ سے کیا وفاداری کریں گے تا میں اِن کے لیے اُس یارِ عزیز کو چھوڑ دوں..... مجھے ڈراتے ہیں اور دھمکیاں دیتے ہیں، لیکن مجھے اُسی عزیز کی قسم ہے جس کو مَیں نے شناخت کر لیا ہے کہ مَیں اِن لوگوں کی دھمکیوں کو کچھ بھی چیز نہیں سمجھتا۔ مجھے اُس کے ساتھ غم بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ دوسرے کے ساتھ خوشی ہو مجھے اُس کے ساتھ موت بہتر ہے بہ نسبت اِس کے کہ اُس کو چھوڑ کر لمبی عمر ہو۔ جس طرح آپ لوگ دن کو دیکھ کر رات نہیں کہہ سکتے اسی طرح وہ نُور جو مجھے دکھایا گیا۔ مَیں اُس کو تاریکی نہیں خیال کر سکتا۔"
(براہینِ احمدیہ حصہ پنجم ص۱۳۰)

"مخالف چاہتے ہیں کہ مَیں نابود ہو جاؤں اور اُن کا کوئی ایسا داؤ چل جائے کہ میرا نام و نشان نہ رہے مگر وہ اِن خواہشوں میں نامُراد رہیں گے اور نامرادی میں مریں گے اور بہتیرے ان میں سے ہمارے دیکھتے دیکھتے مر گئے اور قبروں میں حسرتیں لے گئے مگر خدا میری تمام مرادیں پُوری کریگا۔ یہ نادان نہیں جانتے کہ جب میں اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ خدا کی طرف سے اس جنگ میں مشغول ہوں تو مَیں کیوں ضائع ہونے لگا اور کون ہے جو مجھے نقصان پہنچا سکے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۳۸)

حضرات انبیاء علیہم السّلام پر غیر احمدی علماء کے بہتانات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تو یہ لوگ دشمن ہیں اس لئے اگر ان کے متعلق قابلِ شرم باتیں کہیں تو معذور ہیں۔ مگر اُن انبیاءؑ کی نسبت بھی جن کو یہ خود مانتے ہیں یہ لوگ شرارت سے باز نہیں آتے۔ یہاں تک کہ تمام نبیوں کے سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن کی اُمّت ہونے کا دعویٰ کرتے اور جن کا کلمہ پڑھتے ہیں اُن پر بھی الزامات لگاتے وقت اُنہیں شرم نہیں آئی۔

۱۔ حضرت ابراہیمؑ کے تین جُھوٹ

اس کا ذکر کذبات میں آچکا ہے "لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيْمُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

(ترمذی جلد ۲ ص۱۳۶ مجتبائی۔ نیز مطبع احمدی ترمذی جلد ۲ ص۱۶۴ و بخاری جلد ۲ ص۱۴۶ مطبوعہ مجتبائی)

یعنی حضرت ابراہیمؑ نے صرف تین جھوٹ بولے!

۲۔ حضرت آدم علیہ السلام

حضرت آدم علیہ السلام نے شرک کیا (تفسیر محمدیؐ زیر آیت فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا اعراف:۱۹۱ جلالین و معالم التنزیل)

"جب حوّا علیہا السلام حاملہ ہوئیں۔ تو ابلیس ایک نامعلوم صورت پر حوّا علیہا السلام کے سامنے ظاہر ہوا اور بولا۔ کہ تیرے پیٹ میں کیا چیز ہے حوّا علیہا السلام بولیں کہ مجھے نہیں معلوم۔ ابلیس نے کہا۔ شاید منہ

یا کان یا نتھنے سے نکلے یا تیرا پیٹ پھاڑ کر نکالیں۔ حضرت حوا ڈریں اور یہ ماجرا حضرت آدم علیہ السلام سے بیان کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام بھی خوفزدہ ہوئے پھر ابلیس دوسری صورت پر ان کے سامنے ظاہر ہوا، اور ان کے رنج کا سبب پوچھا۔ ان دونوں نے حال بیان کیا۔ ابلیس بولا کہ رنج نہ کرو۔ میں اسم اعظم جانتا ہوں اور مستجاب الدعوات ہوں خدا سے دُعا کرتا ہوں کہ اِس حمل کو تمہارے مثل خوبصورت اور درست خلقت کرے اور آسانی کے ساتھ یہ تیرے پیٹ سے نکلے بشرطیکہ اُس کا نام عبدالحارث رکھو اور ابلیس کا نام ملائکہ میں حارث تھا۔ حوا علیہا السلام نے اُس کا یہ فریب مان لیا۔ پھر جب عطا کیا خُدا نے اُن کو فرزند صالح جسم و تندرست اور حوا نے واسطے خدا کے ایک شرکت والا۔ نام میں شریک کیا عبادت میں نہیں یعنی عبداللہ کے بدلے عبدالحارث نام رکھا۔"

(تفسیر قادری موسومہ بہ تفسیر حسینی جلد اصفحہ ۳۵۱ آخری سطر مترجم اُردو)

۳۔ حضرت یوسف علیہ السلام

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ قَصَدَتْ مُخَالِطَتَهٗ وَهَمَّ بِهَا قَصَدَ مُخَالِطَتَهَا لِمَيْلِ الطَّبْعِ وَالشَّهْوَةِ الْغَيْرِ الْاِخْتِيَارِيِّ:"

(جامع البیان صفحہ ۲۰۳ وجلالین مع کمالین صفحہ ۱۹۰ مجتبائی ۱۳۰۷ھ)

کہ اس عورت (زلیخا) نے حضرت یوسفؑ سے زنا کا ارادہ کیا۔ اور حضرت یوسفؑ نے بھی نعوذ باللہ اُس کے ساتھ میلان طبع اور شہوت غیر اختیاری کے باعث زنا کا ارادہ کیا۔

۴۔ حضرت داوٗد علیہ السلام

"لِتَنْبِيْهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى مَا وَقَعَ مِنْهُ وَكَانَ لَهٗ تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ اِمْرَءَةً وَطَلَبَ اِمْرَءَةَ شَخْصٍ لَيْسَ لَهٗ غَيْرُهَا وَتَزَوَّجَهَا وَدَخَلَ بِهَا:"

(جلالین مع کمالین صفحہ ۳۷۹)

کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داوٗد علیہ السلام کو تنبیہہ کی اس وجہ سے کہ حضرت داوٗدؑ کی ۹۹ بیویاں تھیں۔ انہوں نے ایک اور شخص (جس کے پاس صرف ایک ہی بیوی تھی) سے اُس کی بیوی لیکر خود نکاح کرلیا۔

۵۔ حضرت سلیمان علیہ السلام

"وَذٰلِكَ لِتَزَوَّجِهٖ بِاِمْرَأَةٍ هَوَاهَا (اَحَبَّهَا)

(جلالین مجتبائی صفحہ ۳۸۰)

کہ خدا حضرت سلیمانؑ سے ناراض ہوا کیونکہ اُنہوں نے ایک عورت کو اپنی بیوی بنالیا۔ جس سے آپ کو عشق ہوگیا تھا۔ (نیز دیکھو تفسیر معالم تنزیل۔ تفسیر محمدیؒ سورۃ صٓ وجامع البیان جزء ۲۳ صفحہ ۹۵)

۶۔ حضرت ادریس علیہ السلام

جھوٹ بول کر جنت میں داخل ہوگئے مگر پھر واپس نہ نکلے۔

(معالم التنزیل وتفسیر محمدیؒ زیر آیت وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا" مریم ۵۸)

۷۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وَ زَيْنَبَ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ رَاٰهَا بَعْدَ مَا اَنْكَحَهَا بِزَيْدٍ فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِهٖ وَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ وَسَمِعَتْ زَيْنَبُ بِتَسْبِيْحِهٖ وَذَكَرَتْ لِزَيْدٍ فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِهٖ كَرَاهَةُ صُحْبَتِهَا وَاَتَى النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ اُرِيْدُ اَنْ اُفَارِقَ صَاحِبَتِيْ قَالَ مَا رَاَيْتَ مِنْهَا قَالَ

وَاللّٰہِ مَا رَأَیْتُ مِنْھَا اِلَّا خَیْرًا وَّلٰکِنَّھَا لِشَرْفِھَا۔

(تفسیر بیضاوی جلد ۳ صفحہ ۱۶۳ تفسیر سورۃ احزاب: ۳۸ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ)

کہ یہ آیت (اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ) زینبؓ کے متعلق ہے اور وہ اس طرح سے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلعم نے زینب کو دیکھا۔ اس کے بعد کہ آپ نے زینب کا نکاح زید سے کر دیا ہوا تھا۔ پس آپ کے دل میں (نعوذ باللہ) زینب کا عشق ہو گیا اور آپ نے فرمایا "سُبْحَانَ اللّٰہِ مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ" کہ پاک ہے وہ اللہ جو دلوں کو پھیر دیتا ہے۔ زینب نے آپ کی یہ تسبیح سن لی اور زید سے ذکر کر دیا۔ پس زید کے دل میں زینب کے ساتھ صحبت کے متعلق کراہت پیدا ہو گئی اور وہ آنحضرت صلعم کے پاس آیا۔ اور آ کر کہا کہ میں اپنی بیوی سے علیحدہ ہونا چاہتا ہوں۔ آنحضرتؐ نے پوچھا۔ کیا تجھ کو اس میں کوئی عیب نظر آتا ہے۔ زید نے کہا۔ بخدا نہیں۔ اس میں مجھے کوئی گناہ نظر نہیں آیا یہ تو محض حضرت زینب کے شرف اور عظمت کی وجہ سے ہے۔ آنحضرتؐ نے یہ سُن کر فرمایا۔ کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھ۔

ب:۔ قَالَ مُقَاتِلُ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی زَیْدًا یَوْمًا فَطَلَبَہٗ فَاَبْصَرَ زَیْنَبَ نَائِمَۃً وَّکَانَتْ بَیْضَاءَ جَمِیْلَۃً جَسِیْمَۃً مِّنْ اَتَمِّ نِسَاءِ قُرَیْشٍ۔" (کمالین برحاشیہ جلالین صفحہ ۳۵۳ مجتبائی) کہ مقاتل نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم ایک دن زید کے گھر گئے اور وہاں پر زینب کو سوتے ہوئے دیکھا اور وہ گوری حسین اور جسیم تھی قریش کی تمام حسین ترین عورتوں میں سے۔

ج:۔ آنحضرت صلعم کو (نعوذ باللہ) شیطانی الہام ہوا۔ قَدْ قَرَءَ النَّبِیُّ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سُوْرَۃِ النَّجْمِ بِمَجْلِسٍ مِّنْ قُرَیْشٍ بَعْدَ اَفَرَاَیْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزّٰی وَمَنَاۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی بِاِلْقَاءِ الشَّیْطَانِ عَلٰی لِسَانِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ غَیْرِ عِلْمِہٖ بِہٖ "تِلْكَ الْغَرَانِیْقُ الْعُلٰی وَاِنَّ شِفَاعَتَھُنَّ لَتُرْتَجٰی" فَفَرِحُوْا بِذٰلِكَ۔

(جلالین مجتبائی صفحہ ۲۸۲ مطبوعہ ۱۳۰۶ھ تفسیر زیر آیت سورۃ النجم: ۲۰)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکین قریش کی ایک مجلس میں سورۃ النجم کی آیات اَفَرَاَیْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزّٰی کے آگے القائے شیطانی سے لاعلمی میں یہ پڑھ دیا۔ کہ تِلْكَ الْغَرَانِیْقُ الْعُلٰی کہ یہ تینوں بُت بڑی عظمت اور شان والے ہیں اور قیامت کو بھی ان کی شفاعت کی اُمید رکھنی چاہیئے۔ بُتوں کی یہ تعریف سُن کر مشرک بہت خوش ہوئے۔ اس کے آگے لکھا ہے کہ بعد میں جبرائیل آئے اور انہوں نے آنحضرت صلعم کو بتایا کہ یہ الہام الٰہی نہیں بلکہ شیطانی القاء تھا۔ اس روایت کی سند کے متعلق مندرجہ ذیل حوالہ کافی ہے۔

"نَبَّہَ عَلٰی ثُبُوْتِ اَصْلِھَا شَیْخُ الْاِسْلَامِ اَبُوْ حَاتِمِ الْحَافِظُ الْکَبِیْرُ اِبْنُ حَافِظِ الشَّھِیْرِ (والطبری) مُحَمَّدُ بْنُ جَرِیْرٍ (وَابْنُ الْمُنْذِرِ۔ وَمِنْ طُرُقٍ عَنْ شُعْبَۃَ) عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ جَعْفَرٍ ابْنِ اَیَاسٍ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ۔۔۔۔ قَالَ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَکَّۃَ وَالنَّجْمِ فَلَمَّا بَلَغَ۔ الخ"

(زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد ۱ صفحہ ۳۴۰ مطبوعہ ازہریہ پریس مصر ۱۳۲۵ھ مصنفہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی)

نیز تفسیر حسینی مترجم اُردو جلد ۲ صفحہ ۸۳ زیر آیت وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ (سورۃ حج : ۵۲) میں لکھا ہے۔
"ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تلاوت کرتے تھے تو اوس شیطان نے جسے ابیض کہتے ہیں آپ کی آواز بنا کر یہ کلمات پڑھ دیئے۔ تِلْكَ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى"

د :۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو چل گیا۔
"سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهٗ" (بخاری جلد ۴ صفحہ ۱۳، ۱۴ مصری کتاب الطب باب السحر)
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسحور ہو گئے۔ یہاں تک کہ اُن کو خیال ہوتا تھا کہ مَیں نے فلاں کام کیا ہے۔ حالانکہ انہوں نے وہ کام کیا نہیں ہوتا تھا۔

صحابہؓ کی توہین

مسجد نبوی میں (آیت حجاب کے نازل ہونے سے پہلے) ایک خوبصورت سفید رنگ کی عورت نماز پڑھنے کے لئے آئی۔ تو صحابی بے اختیار ہو کر اُس کو تاڑنے لگے۔ جو پچھلی صف میں تھے اُنکی خواہش تھی کہ آگے آ جائیں۔ اور جو اگلی صف میں تھے وہ اس صف میں ملنے کے لئے پیچھے آنا چاہتے تھے پھر نماز شروع ہوئی۔ تو اگلی صف والے صحابی جب رکوع میں جاتے تھے تو اپنی بغلوں کے نیچے سے اُس عورت کو دیکھتے تھے اِس پر سورۃ حجر رکوع ۲ کی یہ آیت نازل ہوئی کہ "وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ" کہ ہم اگلوں کو بھی جانتے ہیں اور پچھلوں کو بھی۔ یہ حدیث مستدرک حاکم میں بھی ہے اور اس کے آگے لکھا ہے۔ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ (مستدرک حاکم جلد ۲ صفحہ ۳۵۳ مطبوعہ حیدر آباد) راوی نوح بن قیس قَالَ الذَّهَبِيُّ صَحِيْحٌ هُوَ صَدُوْقٌ۔ خَرَّجَ لَهٗ مُسْلِمٌ۔ کہ راوی نوح بن قیس ثقہ اور سچا ہے اور اس سے مسلم نے روایت لی ہے۔

ب ۔ عمر بن غذیہ رضی اللہ عنہ خرمے بیچتے تھے۔ ایک عورت خوبصورت خرمے مول لینے آئی۔ تو اُس سے کہا کہ میرے گھر کے اندر بہت خوب خرمے ہیں۔ جب وہ عورت گھر کے اندر آئی تو عمر بن غذیہ نے اُس کا بوسہ لے لیا اور فوراً نادم ہو کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس شریف میں حاضر ہوتے اور رو کر گذرا ہوا حال عرض کیا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ۔

(سورہ ہود : ۱۱۵ رکوع ۱۰ پارہ ۱۲ ۔ نیز دیکھو تفسیر قادری موسوم بہ تفسیر حسینی مترجم اُردو صفحہ ۴۳۱ جلد ۱)

ج :۔ پھر لکھا ہے :۔
"قریش کا قافلہ بہت اسباب لئے ہوئے شام سے پھرا۔ ابو سفیان اور بعضے رؤسائے عرب اس قافلے کے سردار تھے۔ جبرئیل علیہ السلام آتے اور حضرت صلعم کو خبر دی اور آپ نے مسلمانوں سے یہ حال بیان

کیا۔ قافلہ میں بہت بہت مال اور غلہ حاصل کرنے کے سبب سے مائل ہوتے کہ راہ پر چل کر قافلہ ماریں۔ پھر اسی قصد سے مدینہ سے باہر آئے۔

(تفسیر حسینی جلد اول ص۳۵۴ زیر آیت کَمَآ اَخرجکَ الخ سورۃ انفال ۶۱)

د۔ جنگ بدر کے ذکر میں سورۃ انفال رکوع ۲ کی پہلی آیت اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً (الانفال ۱۱) کی تفسیر میں لکھا ہے:۔

"حق تعالیٰ نے صحابہؓ پر اونگھ غالب کر دی اور اُس نیند میں اکثر صحابہؓ کو احتلام ہوگیا۔ صبح ہی شیطان ملعون نے وسوسہ دینا شروع کیا کہ تم لوگوں کو نماز پڑھنی چاہیئے اور بعضے بے وضو ہو اور بعضے نجس اور پانی تمہارے پاس ہے نہیں۔۔۔۔ حق تعالےٰ نے بر محل پانی برسا دیا۔ چنانچہ فرماتا ہے وَیُنَزِّلُ عَلَیْکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَکُمْ بِهٖ" الانفال ۱۱۔ (ایضاً ص۳۵۹)

دیوبندیوں کی توہینِ رسالت

الف۔ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی لکھتے ہیں:۔

"الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا۔ فخر عالم (صلعم) کو خلاف نصوصِ قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم (صلعم) کی وسعتِ علمی کی کونسی نص قطعی ہے؟"

(براہین قاطعہ حاشیہ صفحہ ۵۰ تا ۵۱ مطبع کتب خانہ امدادیہ دیوبند ۱۳۲۹ھ مطبوعہ ہاشمی پریس)

یعنی شیطان کا علم محیطِ زمین نص سے ثابت ہے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ثابت نہیں۔

ب:۔ نماز کے دوران میں:۔

"زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اُسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالتمآبؐ ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ بُرا ہے۔"

(صراطِ مستقیم ص۸۶ تا ص۹۰ مترجم اُردو بار دوم مطبوعہ جید پریس دہلی مصنف مولانا محمد اسمٰعیل شہید دہلوی)

چار سوال اہلِ پیغام سے

اہلِ پیغام کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نبی اور رسول نہ تھے اور یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی کُتب میں جو اپنی نسبت نبوت غیر تشریعی کا دعویٰ پایا جاتا ہے۔ اس سے مراد صرف محدثیت اور مجددیت ہے نہ کہ نبوت۔ کیونکہ آنحضرت صلعم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے۔ اس پر ہماری طرف سے چار لاینحل سوالات ہیں جو مختلف مواقع پر کئے جاتے رہے ہیں۔

پہلا سوال:۔ یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ ص۲۰)

اس حوالہ سے صاف طور پر ثابت ہوا کہ "نبوت تشریعی" اور "نبوت غیر تشریعی" آپس میں نقیضین ہیں جن کا اجتماع کسی صورت میں ممکن نہیں۔ گویا دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہیئے کہ "نبوت تشریعی" اور "نبوت غیر تشریعی" کا کسی ایک شخص میں ایک ہی وقت میں جمع ہونا غیر ممکن ہے۔ پس جو شخص تشریعی نبی ہوگا اس کے لیے ممکن نہیں کہ اس کے ساتھ ہی وہ غیر تشریعی نبی بھی ہو۔ پس اہلِ پیغام کے عقیدہ کے مطابق "غیر تشریعی نبی" سے مراد مجدد اور محدث لی جائے تو نتیجہ یہ نکلے گا۔ کہ تشریعی نبی مجدد یا محدث نہیں ہوسکتا کیونکہ تشریعی نبوت نقیض ہے غیر تشریعی نبوت کی اور غیر تشریعی نبوت سے مراد مجددیت اور محدثیت ہے بقول اہلِ پیغام۔ پس تشریعی نبوت نقیض ہوئی مجددیت اور محدثیت کی۔ دونوں چیزوں کا ایک وقت میں اجتماع محال اور غیر ممکن ٹھہرا۔ نتیجہ صاف ہے کہ تشریعی نبی کا مجدد یا محدث ہونا محال ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کُتب سے صاف طور پر ثابت ہے کہ ہر تشریعی نبی محدث ہوتا ہے اور مجدد بھی اور اس طرح سے مجددیت اور محدثیت ہمیشہ تشریعی نبی کے ساتھ جمع ہوتی ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جو تشریعی نبی تھے) کی نسبت تحریر فرمایا ہے:۔

"پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لیے ایک مجددِ اعظم تھے۔"

(لیکچر سیالکوٹ ص۴)

پس اگر اہلِ پیغام کے خیال کے مطابق غیر تشریعی نبوت سے مراد مجددیت اور محدثیت لی جائے تو اجتماع نقیضین لازم آتا ہے۔ جو محال ہے اور جو مستلزم محال ہو۔ وہ بھی محال اور باطل ہوتا ہے۔ پس غیر تشریعی نبوت سے مراد مجددیت اور محدثیت لینا علمی اور عقلی طور پر محال اور باطل ہے۔ فَتَدَبَّرُوْا اَیُّهَا الْعَاقِلُوْنَ۔

پس ماننا پڑیگا کہ غیر تشریعی نبوت سے مراد ہرگز ہرگز مجددیت اور محدثیت نہیں ہے بلکہ اس سے وہ نبوت مراد ہے جو بغیر کتاب کے ہو اور یہ ظاہر ہے کہ ایک نبی ایک ہی وقت میں شریعت لانیوالا

اور نہ لانے والا نہیں ہو سکتا۔ پس ثابت ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام حضورؑ کی اپنی تحریرات کے رُو سے مجددیت اور محدثیت کے اوپر والا مقام ہے جو مقامِ نبوت ہے۔ وَھُوَ الْمُرَادُ۔

یہ ایک علمی سوال ہے جو سالہا سال سے غیر مبایع مبلغین اور مناظرین کے سامنے پیش ہوتا رہا ہے۔ مگر وہ اس کا کوئی حل نہیں کر سکے۔

دوسرا سوال :۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا نے اِس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔"

(ریویو جلد ۱ صفحہ ۴۷۸ ع۶ و حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸)

اس حوالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیح ناصریؑ پر اپنی کُلّی فضیلت کا دعویٰ کیا ہے اِس کے متعلق ہمارا اہلِ پیغام سے یہ سوال ہے کہ:۔

۱۔ کیا ایک غیر نبی کو نبی پر "کُلّی فضیلت" ہو سکتی ہے؟ جواب معہ حوالہ اور عبارت ہونا چاہیئے

ب :۔ اِس ضمن میں خاص طور پر قابلِ غور امر یہ ہے کہ ایک نبی کی سب سے بڑی شان "شانِ نبوت" ہی ہوتی ہے۔ باقی تمام شانیں اُس کے بعد اور اُس کے ماتحت ہوتی ہیں پس یہ تو ممکن ہے کہ کسی غیر نبی کو نبی پر جزوی فضیلت حاصل ہو مگر یہ ممکن نہیں کہ ایک غیر نبی (جس کو شانِ نبوت ملی ہی نہیں) وہ ایک نبی پر شانِ نبوت میں بھی صرف بڑھ کر ہی نہ ہو بلکہ "بہت بڑھ کر" ہو؟

تو دوسرا سوال اِس حوالہ کے متعلق یہ ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام "نبی" نہیں تھے تو آپ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سے "شانِ نبوت" میں کیونکر بڑھ کر ہیں؟ ہاں ایک بات جواب دیتے وقت مدِنظر رکھنی چاہیئے اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹، ۱۵۰ میں یہ تسلیم فرما لیا ہے کہ محولہ بالا عبارت میں حضرت مسیح ناصریؑ پر جزوی فضیلت سے بڑھ کر آپ کو دعویٰ ہے اس لئے اِس عبارت کا کوئی ایسا مفہوم بیان کرنے کی کوشش کرنا جس سے صرف جزوی فضیلت کا دعویٰ نکلتا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریح کے صریح خلاف ہوگا۔ اور اس لیے ناقابلِ قبول ہے۔

اِس ضمن میں یہ بھی مدِنظر رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیح ناصری پر اپنی فضیلت کو آیت تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ (البقرۃ : ۲۵۴) کے ماتحت قرار دیا ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۲)

نیز آپ نے "فطرتی استعدادوں کے لحاظ سے بھی اپنے آپکو مسیح سے افضل" قرار دیا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۱۵۳)

"کارناموں" کے لحاظ سے بھی اپنے آپ کو افضل بتایا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۱۵۵)

پھر "جلال اور قوی نشانوں" کے لحاظ سے بھی اپنے آپ کو افضل قرار دیا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۱۵۱)

پھر "معارف" اور "معرفت" میں بھی مسیح ناصریؑ پر اپنی فضیلت بتائی ہے۔ (ایضاً صفحہ ۱۵۱ و ۱۵۲)

اور یہ بھی حضورؑ نے فرمایا ہے کہ "میرے دل پر جو خدا تعالیٰ کی تجلی ہوئی۔ وہ مسیح پر نہیں ہوئی (ایضاً صفحہ ۱۵۲)

غرضیکہ نبوت کے تمام اجزاء میں آپ مسیح ناصری سے افضل ہیں حضور علیہ السلام نے نزول المسیح حاشیہ صـ۳ تا صـ۴ پر اپنے آپ میں شانِ نبوت بھی تسلیم فرمائی ہے۔ غرضیکہ مسیح ناصری پر کلی فضیلت حضورؑ کی "نبوت" کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے۔

تیسرا سوال :- وہی وزنی پتھر ہے جو پچھلے تیس ۳۰ سال سے اہلِ پیغام کے مقاصدِ مذمومہ کے آگے سدِ راہ ہے اور جس کو باوجود ایڑی چوٹی کا زور لگانے سے ہلا نہیں سکے۔ یعنی حقیقۃ الوحی کا صفحہ ۳۹۱ -

"غرض اِس حصّہ کثیر وحی الٰہی اور اُمورِ غیبیہ میں اِس امّت میں سے مَیں ہی ایک فردِ مخصوص ہوں۔ اور جسقدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اِس اُمّت میں سے گذر چکے ہیں۔ اُن کو یہ حصّہ کثیر اِس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اِس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے مَیں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اِس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرتِ وحی اور کثرت امورِ غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔"

اِس عبارت کے متعلق ہمارا سوال یہ ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعد کی تحریرات میں بطابق اشتہار فروری ۱۸۹۲ء نبی یعنی محدّث ہی ہے اور ۱۹۰۱ء کی بعد کی تحریرات میں بجائے نبی کے لفظ کے محدّث کا لفظ سمجھنا چاہیئے۔ تو حقیقۃ الوحی صـ۳۹۱ کی مندرجہ بالا عبارت میں "نبی" کی بجائے "محدّث" کا لفظ لگا کر عبارت کا مفہوم شائع فرمائیں۔ جو ہر اہلِ انصاف کی عقل کے مطابق یہ بنے گا کہ ۱۳۰۰ سال میں محدّث کا نام پانے کے لئے صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی مخصوص ہوتے اور آپ سے پہلے کوئی محدّث اِس اُمّت میں نہیں گذرا۔

اس ضمن میں دوسرا حل طلب امر یہ ہے کہ بقول مولوی محمد علی صاحب "نبی" ہونا اور ہے اور "نبی کا نام پانا" شے دیگر ہے۔ اُن کے نزدیک "نبی کا نام پانے سے کوئی شخص فی الواقعہ نبی نہیں بن جاتا۔ تو جب حقیقۃ الوحی کی مندرجہ بالا عبارت میں "نبی" کی جگہ "محدّث" کا لفظ لگایا جائیگا۔ تو عبارت یوں بن جائیگی "پس محدّث کا نام پانے کے لیے مَیں ہی مخصوص کیا گیا۔" اِس سے مولوی محمد علی صاحب کی تحریرات کی روشنی میں یہ نتیجہ نکلے گا :-

۱- حضرت مسیح موعود علیہ السلام صرف محدّث کا نام پانے والے ہیں حقیقی طور پر محدّث بھی نہیں ہیں۔
۲- اُمّتِ محمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوا کوئی غیر حقیقی محدّث بھی نہیں ہوا۔ چہ جائیکہ اصلی محدّث!

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ مصلح موعود ہیں

چوتھا سوال :- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اشتہار ۲۰ ؍ فروری ۱۸۸۶ء (مجموعہ اشتہارات جلد ا صـ۱۰۱) میں تحریر فرماتے ہیں :-

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اُس کو مقدس رُوح دی گئی اور وہ رِجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اُس کیساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دُنیا میں آئیگا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آتے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الحق والعلاء۔ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اُس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائیگا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء صـ۳ و مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صـ۱۰۱)

پھر فرماتے ہیں:۔

"اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ ظاہر کیا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ "مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے" پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے جو رُوحانی طور پر نزولِ رحمت کا موجب ہوا اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔"

(سبز اشتہار حاشیہ صـ۱۷، صـ۱۸ مطبوعہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

"بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ ..... مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ "اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔" پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اُس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اُس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔"

(ایضاً صـ۲۱ سطر ۱۲)

۹ سالہ میعاد:۔ "ایسا لڑکا بموجب وعدۂ الٰہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے، بہر حال اِس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائیگا۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء و مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صـ۱۱۳)

سبز اشتہار صـ۲۱ حاشیہ کی عبارت اوپر نقل ہو چکی ہے جس میں درج ہے کہ "مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ نیز دوسرا نام اُس کا محمود اور تیسرا نام اُس کا بشیر ثانی بھی ہے۔" اب "بشیر ثانی" کے متعلق دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائیگا۔ جس کا نام محمود بھی ہے۔"
(سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء صک حاشیہ)

"خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا۔ جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ر جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا۔ یخلق اللہ ما یشاء۔"
(سبز اشتہار ص۱۷ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

"دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائیگا جس کا دوسرا نام محمود ہے اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا، مگر خدا تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ نادان اس کے الہامات پر ہنستا ہے احمق اس کی پاک بشارتوں پر ٹھٹھا کرتا ہے۔ کیونکہ آخری دن اس کی نظر سے پوشیدہ ہے اور انجام کار اس کی آنکھوں سے چھپا ہوا ہے۔" (سبز اشتہار حاشیہ ص۷ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

مصلح موعود کی پیدائش

پیشگوئی مندرجہ اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے مطابق پہلے بشیر اول مندرجہ ۷ر اگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہوا۔ اور نومبر ۱۸۸۸ء میں فوت ہوگیا۔ اور بشیر ثانی مصلح موعود مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا اور اس کا ذکر حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنے اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ر جون ۱۸۸۹ء میں فرمایا:۔

"خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء و اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کرکے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ر جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود رکھا گیا ہے۔ اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔" (مجموعہ اشتہارات جلد ۱ ص۱۹۱)

"کامل انکشاف کے بعد کی اطلاع"

۱۔ اسی خیال اور انتظار میں "سراج منیر" کے چھاپنے میں توقف کی گئی تھی تا جب اچھی طرح الہامی طور پر لڑکے کی حقیقت کھل جائے۔ تب اس کا مفصل اور مبسوط حال لکھا جاتے۔" (سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ص۴)

کتاب سراج منیر میں لکھتے ہیں:۔

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود

رکھا جائیگا۔ اور اِس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے۔ جواب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا۔ اور اب نویں سال میں ہے۔"

(سراج منیر صفحہ ۳۴)

"سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلاتوقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا۔ سو محمود پیدا ہوگیا۔ کسقدر یہ پیشگوئی عظیم الشان ہے۔ خدا کا خوف ہے تو پاک دل سے سوچو۔"

(سراج منیر صفحہ ۳۴ حاشیہ)

۲۔ "محمود جو میرا بڑا لڑکا ہے۔ اُس کی پیدائش کی نسبت اس سبز اشتہار میں صریح پیشگوئی معہ محمود کے نام کے موجود ہے جو پہلے لڑکے کی وفات کے بارے میں شائع کیا گیا تھا جو رسالہ کی طرح کئی ورق کا اشتہار سبز رنگ کے ورقوں پر ہے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۵ ۱۸۹۶ء)

۳۔ (الف) "میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو کشفی طور پر اُس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی تھی اور مَیں نے مسجد کی دیوار پر اُس کا نام لکھا ہوا پایا۔ کہ محمود۔ تب مَیں نے اِس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لیے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۴۰ ۱۸۹۹ء نشان صفحہ ۲۲)

(ب) "محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں اور نیز یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا۔ پیشگوئی کی گئی۔ اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا تھا۔ کہ اُس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائیگا۔ اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے ہی لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔..... پھر جبکہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ گئی اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ نہ رہا جو اِس سے بے خبر ہو تب خدا کے فضل اور رحم سے ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو ۹ر جمادی الاول ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا اور اُس کے پیدا ہونے کی میں نے اُس اشتہار میں خبر دی ہے جس کے عنوان میں "تکمیلِ تبلیغ" موٹی قلم سے لکھا ہوا ہے جس میں بیعت کی دس شرائط مندرج ہیں اور اُس کے صفحہ ۴ پر یہ الہام پسرِ موعود کی نسبت ہے ؎

اے فخرِ رُسل قربِ تو معلومم شد   دیر آمدہٖ ز راہِ دُور آمدہٖ !

(تریاق القلوب صفحہ ۴۲)

۴۔ (الف) "میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں ایک دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا زمین آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اُس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔" یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ ۷ کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود ہے۔ اور اب تک بفضلہٖ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۰)

(ب) "چونتیسواں[۳۴] نشان یہ ہے کہ میرا ایک لڑکا فوت ہوگیا تھا۔ اور مخالفوں نے جیسا کہ اُن کی عادت ہے۔ اس لڑکے کے مرنے پر بڑی خوشی ظاہر کی تھی۔ تب خدا نے مجھے بشارت دیکر فرمایا کہ اس کے عوض میں جلد ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کا نام محمود ہوگا۔ اور اُس کا نام ایک دیوار پر لکھا ہوا مجھے دکھایا گیا۔ تب مَیں نے ایک سبز رنگ کے اشتہار میں ہزارہا موافقوں اور مخالفوں میں یہ پیشگوئی شائع کی۔ اور ابھی ستّر دن پہلے لڑکے کی موت پر نہیں گذرے تھے کہ یہ لڑکا پیدا ہوگیا۔ اور اس کا نام محمود رکھا گیا۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۱۷)

غرضیکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف اور واضح الفاظ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو "مصلح موعود" قرار دیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا دعویٰ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے آپ کو غیر مشروط طور پر اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء وسبز اشتہار کی پیشگوئی کا مصداق اور مصلح موعود قرار دیا ہے۔ (الفضل ۲۷ر فروری ۱۹۳۴ء جلد ۲۱ ص ۶ کالم ۲) پر حضرت ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈائری شائع ہوچکی ہے۔ جس میں خاکسار خادم کے سوال کے جواب میں حضور نے اپنے آپ کو "مصلح موعود" کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا۔ یہ ڈائری بعد تحریر حضرت اقدس کو دکھا کر شائع کی گئی۔ بعد ازاں ۱۹۴۴ء (الفضل ۲۴ فروری، ۱۵ مارچ ۱۹۴۴ء) میں حضور نے الہام الٰہی کی بنا پر مصلح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔

ایک شُبہ اور اُس کا ازالہ

حضرت اقدس علیہ السلام نے تریاق القلوب میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کو "تین کو چار کرنے والا" مطابق اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء قرار دیا ہے۔

جواب:۔ (۱) "تین کو چار کرنے والا" کے الہام میں اشارۃً چار[۴] لڑکوں کی پیدائش کا ذکر ہے۔ سو مبارک احمد بھی بوجہ اُن میں سے ایک ہونے کے اِس کا مصداق ہے لیکن حضرت اقدس علیہ السلام نے یہ کہیں نہیں فرمایا کہ وہ مصلح موعود ہے۔

۲۔ مبارک احمد کی ولادت کے متعلق حضرت اقدس علیہ السلام کو ۱۸۸۳ء اور ۱۸۸۶ء میں علیحدہ رویاء اور الہامات کے ذریعہ علم دیا گیا تھا۔ پس تریاق القلوب ص ۴۰ ص ۴۱ ص ۴۳ نیز انجام آتھم ص ۱۸۲، ص ۱۸۳ کی عبارت میں اُنہی رویاء اور کشوف کی طرف اشارہ ہے۔

فرماتے ہیں:۔

(۱) "۱۸۸۳ء میں مجھ کو الہام ہوا تھا کہ "تین کو چار کرنے والا مبارک"۔۔۔۔۔۔ اس کی نسبت تفہیم یہ ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ اِس دوسری بیوی سے چار لڑکے مجھے دیگا اور چوتھے کا نام مبارک ہوگا۔" (نزول المسیح ص ۱۹۰)

ب۔ "شاید چار ماہ کا عرصہ ہوا ہے کہ...... ایک کشفی عالم میں چار پھل مجھے دیئے گئے تین ان میں سے تو آم کے پھل تھے مگر ایک پھل سبز رنگ بہت بڑا تھا۔ وہ اس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہیں تھا۔ ..... کچھ شک نہیں کہ پھلوں سے مراد اولاد ہے"

(مکتوب بنام حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ مورخہ ۸ر جون ۱۸۸۶ء مطبوعہ الحکم ۱۷ر جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶)

گویا یہ رویا قریباً جنوری یا فروری ۱۸۸۶ء میں ہوا۔ اور ہر دو عبارات کی رُو سے مبارک احمد کے متعلق۔ نیز چار بیٹوں کے متعلق الگ الہام "تین کو چار" کرنے کا بھی تھا۔ مگر اس سے یہ کیسے ثابت ہوا کہ اُس کو مصلح موعود قرار دیا جاتے؟ کیا کہیں یہ لکھا ہے کہ سوائے مصلح موعود کے کوئی اور "تین کو چار کرنے والا" نہیں ہو سکتا؟

مبارک احمد "نو سالہ میعاد کے اندر" پیدا نہیں ہوا تھا۔ کیونکہ اُس کی تاریخ پیدائش ۱۴ر جون ۱۸۹۹ء ہے۔ گویا نو سالہ میعاد ختم ہونے کے چار سال بعد وہ پیدا ہوا۔ اس لئے اس کے متعلق تو یہ شبہ بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ مصلح موعود ہے۔

"تین کو چار کرنے والا" کی جو صفت مصلح موعود کی بیان کی گئی ہے۔ وہ الگ ہے۔ وہ اکیلی صفت نہیں بلکہ اُس کے ساتھ بیسیوں دوسری علامات ہیں۔ جو مبارک احمد مرحوم میں پائی نہ جاتی تھیں اور حضرت اقدس علیہ السلام کو خود مبارک احمد کی ولادت سے بھی پہلے معلوم تھا کہ وہ چھوٹی عمر میں فوت ہو جائیگا

(ملاحظہ ہو پاکٹ بک ہذا صفحہ ۵۲۲)

پس حضرت اقدس علیہ السلام کے ذہن میں یہ شبہ بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ مبارک احمد مصلح موعود ہے۔

امرِ واقعہ

جب ہم امرِ واقعہ کے لحاظ سے دیکھتے ہیں۔ تو یہ عقدہ بالکل حل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مطلقاً حضرت اقدس علیہ السلام کے بیٹوں میں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی "مصلح موعود" ہی چوتھے بیٹے ہیں۔ (۱) حضرت مرزا سلطان احمد صاحب (۲) فضل احمد (۳) بشیر اوّل (۴) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ پس اس لحاظ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مطلقاً بلا شرط تین کو چار کرنے والے ہوتے، لیکن مرزا مبارک احمد نہ تو مطلقاً حضرت اقدس علیہ السلام کے چوتھے لڑکے تھے۔ کیونکہ اس لحاظ سے وہ ساتویں تھے۔ نہ وہ صرف دوسری بیوی کے لڑکوں میں سے ہی چوتھے تھے۔ کیونکہ اس لحاظ سے وہ پانچویں تھے۔ (۱) بشیر اوّل (۲) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (۳) مرزا بشیر احمد صاحب (۴) مرزا شریف احمد صاحب (۵) مرزا مبارک احمد۔ ہاں دوسری بیوی کے زندہ بچوں میں سے وہ چوتھے تھے۔ اور اسی لحاظ سے اُن کا ذکر حضرت اقدس علیہ السلام نے تریاق القلوب صفحہ ۴۳ میں فرمایا ہے، لیکن اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں نہ تو "دوسری بیوی" کی قید ہے اور نہ "زندہ بچوں" کی شرط ہے۔ پس بلا شرط و قید اگر کوئی "تین کو چار" کرنے والا ہے تو وہ صرف اور صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں جو نو برس کے عرصہ میں

میعاد پیشگوئی کے اندر پیدا ہوتے۔حضور عمر پانے والے اور خلیفہ ثانی بھی ہو گئے اور دیگر صفات مصلح موعود کا ظہور بھی حضور کی ذات میں ہوا۔پس حضور ہی بلاشبہ مصلح موعود ہیں۔

◎

نبوتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

از تحریرات خود

۱۔ پگٹ جو انگلستان کا ایک جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ اس کے خلاف اشتہار لکھا۔ اور اس کے آخر میں جس جگہ راقم مضمون کا نام لکھا جاتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ الفاظ لکھے :-

The Prophet Mirza Ghulam Ahmad.

یعنی "النبی مرزا غلام احمد" (ذکر حبیب ص۲۷۰ از مفتی محمد صادق صاحب)

۲۔" اس اُمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوتے ہیں۔ اور ایک وہ بھی ہوا۔ جو اُمتی بھی ہے اور نبی بھی۔" (حقیقۃ الوحی ص۲۸ حاشیہ)

۳۔"آنے والے مسیح موعودؑ کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے۔ اس کا انہیں حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی بھی ہوگا اور اُمتی بھی۔" (حقیقۃ الوحی ص۲۹)

۴۔" سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔" (ایضاً ص۶۲)

۵۔" خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدمؑ ہوں۔ میں شیثؑ ہوں۔ میں نوحؑ ہوں۔ میں ابراہیمؑ ہوں۔ میں اسحٰقؑ ہوں۔ میں موسیٰؑ ہوں۔ میں اسمٰعیلؑ ہوں۔ میں یعقوبؑ ہوں۔ میں یوسفؑ ہوں۔ میں موسیٰؑ ہوں۔ میں داؤدؑ ہوں۔ میں عیسیٰؑ ہوں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا میں مظہر اتم ہوں۔ یعنی ظلی طور پر محمدؐ اور احمدؐ ہوں۔" (حقیقۃ الوحی ص۷۲ حاشیہ)

۶۔" (الہام) یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا۔ (ترجمہ از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) اُس دن زمین اپنی باتیں بیان کرے گی کہ کیا اُس پر گذرا۔ خدا اس کے لئے اپنے رسول پر وحی نازل کریگا کہ یہ مصیبت پیش آئی ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۹۲)

۷۔ خدا کی مُہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ اُمتی ہے۔ اور ایک پہلو سے نبی۔" (حقیقۃ الوحی حاشیہ ص۹۶)

۸۔" اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں

بنی اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہونگے اور ایک ایسا ہوگا کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے اُمّتی وہی مسیح موعود کہلائیگا۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۰۱ حاشیہ)

۹۔ "خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لیئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔" (ایضاً ص۱۵۴ حاشیہ)

۱۰۔ "پس اِس میں کیا شک ہے کہ میری پیشگوئیوں کے بعد دُنیا میں زلزلوں اور دوسری آفات کا سلسلہ شروع ہوجانا میری سچائی کے لیئے ایک نشان ہے۔ یاد رہے کہ خُدا کے رسول کی خواہ کسی حصّہ زمین میں تکذیب ہو۔ مگر اس تکذیب کے وقت دوسرے مجرم بھی پکڑے جاتے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۶۱)

۱۱۔ "اور کانگڑہ اور بھاگسو کے پہاڑ کے صدہا آدمی زلزلے سے ہلاک ہوگئے۔ اِن کا کیا قصور تھا۔ انہوں نے کونسی تکذیب کی تھی؟ سو یاد رہے کہ جب خدا کے کسی مُرسل کی تکذیب کی جاتی ہے خواہ وہ تکذیب کوئی خاص قوم کرے۔ یا کسی خاص حصّۂ زمین میں ہو مگر خدا تعالیٰ کی غیرت عام عذاب نازل کرتی ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۶۳)

۱۲۔ "اور اس امتحان کے بعد اگر فریق مخالف کا غلبہ رہا اور میرا غلبہ نہ ہوا۔ تو مَیں کاذب ٹھہرونگا ورنہ قوم پر لازم ہوگا کہ خدا تعالیٰ سے ڈر کر آئیندہ طریق تکذیب اور انکار کو چھوڑ دیں۔ اور خدا کے مرسل کا مقابلہ کرکے اپنی عاقبت خراب نہ کریں۔" (ایضاً ص۲۸۶)

۱۳۔ "نبی کا نام پانے کے لیے مَیں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اِس نام کے مستحق نہیں۔" (ایضاً ص۳۹۱)

۱۴۔ "پس خدا تعالیٰ نے اپنی سنّت کے مطابق ایک نبی کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا۔ اور جب وہ نبی مبعوث ہوگیا۔۔۔۔۔ تب وہ وقت آگیا کہ اُن کو اپنے جرائم کی سزا دی جاتے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۵۲)

۱۵۔ "مَیں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُسی نے مجھے بھیجا ہے اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔" (ایضاً ص۶۸)

۱۶۔ "وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل:۱۶) پس اِس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔" (ایضاً ص۶۵)

۱۷۔ "وَ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعہ:۴) ۔۔۔۔۔ یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔" (ایضاً ص۶۷)

۱۸۔ "صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۵۰)

۱۹۔ "جبکہ مَیں نے یہ ثابت کر دیا کہ مسیح ابن مریمؑ فوت ہوگیا ہے اور آنے والا مسیح مَیں ہوں تو

اس صورت میں جو شخص پہلے مسیح کو افضل سمجھتا ہے۔ اس کو نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت کرنا چاہیئے کہ آنے والا مسیح کچھ چیز ہی نہیں۔ نہ نبی کہلا سکتا ہے نہ حَکَم جو کچھ ہے پہلا ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۵۵)

۲۰۔ "میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرورِ انبیاءؐ نے نبی اللہ رکھا ہے۔"
(نزول المسیح ص۴۸)

۲۱۔ "میں رسول اور نبی ہوں۔ یعنی باعتبار ظلّیت کاملہ کے۔ میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدیؐ نبوت کا کامل انعکاس ہے۔" (نزول المسیح حاشیہ ص۳)

۲۲۔ "ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اور اُس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبیؑ اور رسولؑ رکھا ہے، اور تمام خدا تعالیٰ کے نبیوں نے اُس کی تعریف کی ہے اور اُس کو تمام انبیاء کی صفاتِ کاملہ کا مظہر ٹھہرایا ہے۔" (نزول المسیح ص۴۸)

۲۳۔ "اس فیصلہ کے کرنے کے لیے خدا آسمان سے قرنا میں اپنی آواز پھونکے گا۔ وہ قرنا کیا ہے؟ وہ اُس کا نبی ہوگا۔" (چشمہ معرفت ص۳۱۸ دوسرا حصہ خصوصیتِ اسلام)

۲۴۔ "اس طرح پر میں خدا کی کتاب میں عیسیٰ بن مریم کہلایا۔ چونکہ مریم ایک اُمتی فرد ہے اور عیسیٰ ایک نبی ہے۔ پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا۔ کہ میں اُمتی بھی ہوں اور نبی بھی۔"
(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۸۹)

۲۵۔ "خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے۔۔۔۔ قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھیگا۔ کیونکہ یہ اُس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔" (دافع البلاء ص۹، ص۱۰)

"سچا خدا وہی خُدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (ایضاً ص۱۱)

۲۶۔ "ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے۔ وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ میں دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص۱)

۲۷۔ "میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشمِ خود دیکھ چکا ہوں۔ کہ صاف طور پر پوری ہوگئیں۔ تو میں اپنی نسبت نبیؑ یا رسولؑ کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔"
(ایضاً ص۶)

۲۸۔ "اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اُس میں ہو کر اور اس کے نام محمدؐ و احمدؐ میں مسمّٰی ہو کر میں رسولؑ بھی ہوں اور نبیؑ بھی ہوں۔" (ایضاً ص۷)

۲۹۔ "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔"

(آخری خط حضرت اقدسؑ مندرجہ اخبار عام لاہور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

۳۰۔ "میں صرف اِسی وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنے ہیں کہ خُدا سے الہام پاکر بکثرت پیشگوئی کرنے والا اور بغیر کثرت کے یہ معنے تحقیق نہیں ہو سکتے۔" (ایضاً)

۴۱- "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے جو بلحاظ کمیّت وکیفیت دوسروں سے بڑھ کر ہو۔ اور اُس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں اُسے "نبی" کہتے ہیں۔ یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔"

(بدر ۵ر مارچ ۱۹۰۸ء جلد ۷ نمبر ۹ صفحہ ۲ کالم ۱)

۴۲- "پس اسی بنا پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے کہ اِس زمانہ میں کثرتِ مکالمہ مخاطبۂ الٰہیہ اور کثرتِ اطلاع بر علومِ غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے۔"

(آخری خط حضرت اقدسؑ مندرجہ اخبار عام لاہور ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء)

۴۳- "جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے۔ تو مَیں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ مَیں اِس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اِس دُنیا سے گذر جاؤں۔" (ایضاً)

۴۴- "مَیں نبی ہوں اور اُمتی بھی ہوں۔ تاکہ ہمارے سیّد و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو کہ آنیوالا مسیح اُمتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔" (ایضاً)

۴۵- "یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جب آسمان سے مقرر ہو کر ایک نبی یا رسول آتا ہے تو اُس نبی کی برکت سے عام طور پر ایک نور حسب مراتب استعدادات آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ اور انتشارِ رُوحانیت ظہور میں آتا ہے۔ تب ہر ایک شخص خوابوں کے دیکھنے میں ترقی کرتا ہے۔ اور الہام کی استعداد رکھنے والے الہام پاتے ہیں۔ اور رُوحانی اُمور میں عقلیں بھی تیز ہو جاتی ہیں کیونکہ جیسا کہ جب بارش ہوتی ہے۔ ہر ایک زمین اُس سے کچھ نہ کچھ حصہ لیتی ہے۔ ایسا ہی اس وقت ہوتا ہے جب رسول کے بھیجنے سے بہار کا زمانہ آتا ہے۔ تب اُن ساری برکتوں کا موجب دراصل وہ رسول ہوتا ہے اور جسقدر لوگوں کو خوابیں یا الہام ہوتے ہیں دراصل اُن کے کھلنے کا دروازہ رسول ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ اُس کے ساتھ دُنیا میں ایک تبدیلی واقعہ ہوتی ہے اور آسمان سے عام طور پر ایک روشنی اُترتی ہے۔ جس سے ہر ایک شخص حسب استعداد حصہ لیتا ہے۔ وہی روشنی خواب اور الہام کا موجب ہو جاتی ہے اور نادان خیال کرتا ہے کہ میرے ہنر سے ایسا ہوا ہے مگر وہ چشمۂ الہام اور خواب کا صرف اُس نبی کی برکت سے دُنیا پر کھولا جاتا ہے۔ اور اُس کا زمانہ ایک لیلۃ القدر کا زمانہ ہوتا ہے جس میں فرشتے اُترتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ (القدر ۵،۴) جب سے خدا نے دُنیا پیدا کی یہی قانونِ قدرت ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۶ حاشیہ)

۴۶- "اسجگہ صُور کے لفظ سے مراد مسیح موعود ہے۔ کیونکہ خدا کے نبی اُس کی صُور ہوتے ہیں۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۸۳)

۴۷- "کبھی نبی کی وحی خبرِ واحد کی طرح ہوتی ہے اور معذالک مجمل ہوتی ہے اور کبھی وحی ایک امر میں کثرت سے اور واضح ہوتی ہے.... پس مَیں اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ کبھی میری وحی بھی خبرِ واحد کی طرح ہو اور مجمل ہو۔" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۵۵، ۵۶)

۳۸۔ "اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جسقدر نیک اور راستباز مقدس نبی گذر چکے ہیں۔ ایک ہی شخص کے وجود میں اُن کے نمونے ظاہر کئے جائیں۔ سو وہ مَیں ہوں۔ اِسی طرح اِس زمانہ میں تمام بدوں کے نمونے بھی ظاہر ہوئے۔ فرعون ہو یا وہ یہود ہوں جنہوں نے حضرت مسیحؑ کو صلیب پر چڑھایا۔ یا ابوجہل ہو سب کی مثالیں اس وقت موجود ہیں۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۰)

۳۹۔ "ایمان درحقیقت وہی ایمان ہے جو خدا کے رسول کو شناخت کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ ہاں جو شخص سرسری طور پر رسول کا تابع ہوگیا اور اُس کو شناخت نہیں کیا اور اُس کے انوار سے مطلع نہیں ہوا اُس کا ایمان بھی کچھ چیز نہیں اور آخر وہ ضرور مُرتد ہوگا۔ جیسا کہ مسیلمہ کذّاب اور عبداللہ بن سرح اور عبیداللہ بن جحش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں۔ اور یہودا اسکر یوطی اور پانسو اور عیسائی مُرتد۔ حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں۔ اور جموں والا چراغدین اور عبدالحکیم خان ہمارے اس زمانہ میں مُرتد ہوئے۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۵۹)

۴۰۔ "سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل:۱۶) پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو! تلاش تو کرو۔ شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہوگیا ہو۔ جس کی تم تکذیب کر رہے ہو۔" (تجلیات الٰہیہ ص۸ و ص۹)

پیغامی یہ کیونکر ممکن ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نبی بنا کر بھیجے۔ اور ایک وقت تک آپ کو پتہ نہ لگے کہ مَیں نبی ہوں؟

جواب:۔ حضرت اقدسؑ خود تحریر فرماتے ہیں:۔

"اُس وقت مجھے مسیح موعود ٹھہرایا گیا کہ جب کہ مجھے بھی خبر نہیں تھی کہ مَیں مسیح موعودؑ ہوں۔" (تریاق القلوب کلاں ص۶۹ خورد ص۱۳۴)

غیر مبایعین کی پیشکردہ عبارتوں کا صحیح مفہوم

۱۔ "جس جس جگہ مَیں نے نبوّت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف اِن معنوں سے کیا ہے کہ مَیں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ مَیں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر اِن معنوں سے کہ مَیں نے اپنے رسولِ مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لیے اُس کا نام پاکر اُس کے واسطہ سے خُدا کی طرف سے علمِ غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اِس طور کا نبی کہلانے سے مَیں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کرکے پکارا ہے۔ سو اب بھی مَیں اِن معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا اور میرا یہ قول ع

"من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب"

اِسکے معنی صرف اِسقدر ہیں کہ مَیں صاحب شریعت نہیں ہوں۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص ۶)

۲۔ "یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا مَیں ایسی نبوّت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا۔ اور جس کے یہ معنے ہیں کہ مَیں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا۔ اور جس کے یہ معنے ہیں کہ مَیں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعتِ اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں یہ الزام میرے پر صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ایسا دعویٰ نبوّت کا میرے نزدیک کفر ہے اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ سے یہی لکھتا آیا ہوں کہ اس قسم کی نبوّت کا مجھے کوئی دعویٰ نہیں اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے ۔۔۔۔۔ اُس (خدا) نے میرا نام نبی رکھا ہے سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر مَیں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو مَیں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ مَیں اس پر قائم ہوں اُس وقت تک جو اِس دُنیا سے گذر جاؤں۔ مگر مَیں اِن معنوں سے نبی نہیں ہوں کہ گویا مَیں اِسلام سے اپنے تئیں الگ کرتا ہوں۔ یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہوں۔ میری گردن اس جُوئے کے نیچے ہے جو قرآن شریف نے پیش کیا اور کسی کی مجال نہیں کہ ایک نقطہ یا شعشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے۔"

(حضرت اقدسؑ کا آخری خط محررہ ۲۳ رمئی ۱۹۰۸ء مطبوعہ اخبار عام لاہور ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء)

۳۔ "شریعت لانیوالا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔" (تجلیات الٰہیہ ص ۲۰)

۴۔ "اس نکتہ کو یاد رکھو کہ مَیں رسول اور نبی نہیں ہوں۔ یعنی باعتبار نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے۔ اور مَیں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیّتِ کاملہ کے۔ مَیں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوّت کا کامل انعکاس ہے۔" (نزول المسیح حاشیہ ص ۳)

نبوت کی تعریف

۱۔ "نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنے صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرفِ مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اُس کیلئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۸)

۲۔ خدا کی اصطلاح

"خدا کی اصطلاح ہے جو کثرتِ مکالمات و مخاطبات کا نام اُس نے نبوّت رکھا ہے۔ یعنی ایسے مکالمات جس میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہوں۔"

(چشمہ معرفت ص ۳۲۵ دوسرا حصہ خصوصیت اسلام)

(ب) اے نادانو! ۔۔۔۔ آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ مخاطبہ رکھتے ہیں۔ مَیں اُس کی کثرت کا نام بموجب

حکمِ الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۸)

۳۔ نبیوں کی اصطلاح

"جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیّت کے رُو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اُس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کُھلے طور پر امورِ غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔" (الوصیت ص۱۲)

۴۔ قرآن شریف کی اصطلاح

جس کے ہاتھ پر اخبارِ غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہونگے بالضرور اُس پر مطابق آیت لَا یُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ۔ (جن: ۲۷، ۲۸۔ خادم) کے مفہوم نبی کا صادق آئے گا۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص۳)

محدّث نہیں

ا۔ "اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اُسے پکارا جائے؟ اگر کہو کہ اُس کا نام محدّث رکھنا چاہیئے۔ تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنے کسی لُغت کی کتاب میں اظہارِ غیب نہیں ہے۔ مگر نبوت کے معنے اظہارِ امرِ غیب ہے۔" (ایضاً ص۵)

ب۔ "قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونے کے دوسروں پر علومِ غیب کا دروازہ بند کرتا ہے جیسا کہ آیت لَا یُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ سے ظاہر ہے۔ پس مصفّٰی غیب پانے کے لیے نبی ہونا ضروری ہوا۔" (ایضاً ص۴)

ج۔ "آیت لَا یُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ ایسی کُھلی کُھلی پیشگوئی صرف خُدا کے مُرسلوں کو دی جاتی ہے۔" (حجۃ اللہ ص۶)

۵۔ اسلامی اصطلاح

ا۔ "خدا کی طرف سے کلام پاکر جو غیب پر مشتمل زبردست پیشگوئیاں ہوں مخلوق کو پہنچاوے خدا اور اسلامی اصطلاح میں نبی کہلاتا ہے۔" (ایضاً ص۳۱۲)

ب۔ "ایسے لوگوں کو اصطلاحِ اسلام میں نبی اور رسول اور محدّث کہتے ہیں اور وہ خدا کے پاک مکالمات اور مخاطبات سے مشرف ہوتے ہیں۔ اور خوارق اُن کے ہاتھ پر ظاہر ہوتے ہیں اور اکثر دُعائیں اُن کی قبول ہوتی ہیں۔ اور اپنی دُعاؤں میں خدا تعالیٰ سے بکثرت جواب پاتے ہیں۔" (لیکچر سیالکوٹ ص۳۰)

۶۔ مذاہب سابقہ کی اصطلاح

"یہ ضرور یاد رکھو کہ اِس اُمّت کے لیے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے ہیں۔ پس منجملہ اُن انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کے رُو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ ص۵)

۷۔ ہماری اصطلاح

"میرے نزدیک نبی اسی کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یقینی وقطعی بکثرت نازل ہو۔ جو غیب پر مشتمل ہو۔" (تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۲۰)

ب: "ہم خدا کے اُن کلمات کو جو نبوت یعنی پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں نبوت کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور ایسا شخص جسکو بکثرت ایسی پیشگوئیاں بذریعہ وحی دی جائیں اس کا نام نبی رکھتے ہیں۔" (ایضاً)

۸۔ اس تعریف کا انکار نادانی ہے

ہمارے مخالف مسلمان مکالمۃ الٰہیہ کے قائل ہیں لیکن اپنی نادانی سے ایسے مکالمات کو جو بکثرت پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں نبوت کے نام سے موسوم نہیں کرتے۔" (چشمۂ معرفت صفحہ ۱۸۰، صفحہ ۱۸۱)

۹۔ "خدا نے اس بات کو (میری صداقت) ثابت کرنے کے لئے مجھے اسقدر نشان دیئے کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو اُن کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔" (ایضاً صفحہ ۳۱۷)

دیگر اصطلاحات کا مفہوم

۱۔ ظلی نبی:۔ "ظلی نبوت جس کے معنے ہیں کہ محض فیض محمدیؐ سے وحی پانا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸ و ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ صفحہ ۵)

"اس موہبت کے لئے محض بروز اور ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ صفحہ ۵)

۲۔ اُمتی نبی:۔ "جب تک اُس کو اُمتی بھی نہ کہا جائے جسکے یہ معنے ہیں کہ ہر ایک انعام اُس نے آنحضرت صلعم کی پیروی سے پایا ہے نہ براہِ راست۔" (تجلیات الٰہیہ حاشیہ صفحہ ۹)

۳۔ مستقل نبوت:۔ د۔ "نبی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آتے مگر اُن کی نبوت موسیٰؑ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ وہ نبوتیں براہِ راست خدا کی ایک موہبت تھیں حضرت موسیٰؑ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔ اسی وجہ سے میری طرح اُن کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے اور براہِ راست اُن کو منصبِ نبوت ملا۔"

(حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۹۷)

ب۔ حضرت کا آخری خط مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء مطبوعہ اخبار عام لاہور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

۴۔ حقیقی نبوت:۔ د۔ "لیکن وہ شخص غلطی کرتا ہے جو ایسا سمجھتا ہے کہ اس نبوت یا رسالت سے مراد حقیقی نبوت اور رسالت ہے جس سے انسان خود صاحب شریعت کہلاتا ہے۔" (مکتوب حضرت مسیح موعودؑ بنام مولوی محمد علی صاحب ۷ اگست ۱۸۹۹ء بر صفحہ النبوۃ فی الاسلام مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ضمیمہ صفحہ ۱۹۶)۔

ب۔ "وَمَنْ قَالَ بَعْدَ رَسُوْلِنَا وَسَيِّدِنَا اِنِّيْ نَبِيٌّ وَّرَسُوْلٌ عَلٰى وَجْهِ الْحَقِيْقَةِ وَالْاِفْتِرَاءِ وَتَرَكَ الْقُرْاٰنَ وَاَحْكَامَ الشَّرِيْعَةِ الْغَرَّاءِ فَهُوَ كَافِرٌ كَذَّابٌ۔ غرض ہمارا

۔ بب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کرتا اور آنحضرت صلعم کے دامنِ فیوض سے اپنے تئیں الگ کرکے اور اُس پاک سرچشمہ سے جُدا ہو کر براہِ راست نبی اللہ بننا چاہے تو وہ مُلحد بے دین ہے اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائیگا اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کریگا اور احکام میں کچھ تغیر و تبدل کردیگا پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذّاب کا بھائی ہے اور اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔ ایسے خبیث کی نسبت کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے۔" (انجام آتھم صفحہ ۲۷، صفحہ ۲۸ حاشیہ)

۵۔ مجازی نبی:۔ "سُمِّيْتُ نَبِيًّا مِنَ اللّٰهِ عَلٰى طَرِيْقِ الْمَجَازِ لَا عَلٰى وَجْهِ الْحَقِيْقَةِ فَلَا تَهِيْجُ هٰهُنَا غَيْرَةُ اللّٰهِ وَلَا غَيْرَةُ رَسُوْلِهٖ فَاِنِّيْ اُرَبّٰى تَحْتَ جَنَاحِ النَّبِيِّ وَقَدَمِيْ هٰذَا تَحْتَ الْاَقْدَامِ النَّبَوِيَّةِ (ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔ الاستفتاء صفحہ ۶۵)

یعنی میرا نام اللہ تعالیٰ نے نبی حقیقی معنوں میں نہیں بلکہ مجازی معنوں میں رکھا ہے۔ پس اس سے اللہ اور رسولؐ کی غیرت جوش میں نہیں آتی کیونکہ مَیں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروں کے نیچے پرورش پائی ہے اور میرا یہ قدم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقدامِ مبارک کے نیچے ہے۔

پس اِس عبارت سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ "مجازی نبوت" کا لفظ "حقیقی نبوت" کے بالمقابل بایں معنی استعمال ہوا ہے کہ مَیں آنحضرت صلعم کے ماتحت اور حضورؐ کے فیض سے نبوت پانیوالا ہوں یعنی غیر تشریعی بالواسطہ نبی ہوں۔ گویا "مجازی نبوت" کے معنے ہیں "غیر تشریعی بالواسطہ نبوت"۔

ب۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا "مجازی نبی" کا لفظ "حقیقی نبی" کے بالمقابل استعمال ہوا ہے۔ پس اصطلاح میں جو مفہوم "حقیقی نبی" کا ہے اُس کے اُلٹ مفہوم "مجازی نبی" کا سمجھا جا سکتا ہے۔

اور ضمن ۔۔ میں "حقیقی نبی" کی اصطلاح کا مفہوم حضرت اقدسؑ کی تحریرات سے صاحب شریعت اور براہِ راست نبوت پانیوالا ثابت کیا گیا ہے۔ پس "مجازی نبی" کا مفہوم اس کے بالمقابل "غیر تشریعی بالواسطہ نبی" ہی ہو سکتا ہے نہ کہ غیر نبی۔

ج:۔ عام اصطلاح میں بھی لفظ "مجازی" کوئی مستقل لفظ نہیں بلکہ ہمیشہ لفظ حقیقی کے بالمقابل استعمال ہوتا ہے اور ہمیشہ "حقیقت" سے "مجاز" کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ نہ کہ مجاز سے حقیقت کا۔ چنانچہ لکھا ہے:۔ "اَمَّا الْحَقِيْقَةُ فَاسْمٌ لِكُلِّ لَفْظٍ اُرِيْدَ بِهٖ مَا وُضِعَ لَهٗ ۔۔۔۔ وَالْمُرَادُ بِالْوَضْعِ تَعْيِيْنُهٗ لِلْمَعْنٰى بِحَيْثُ يَدُلُّ عَلَيْهِ مِنْ غَيْرِ قَرِيْنَةٍ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ التَّعْيِيْنُ مِنْ جِهَةِ وَاضِعِ اللُّغَةِ فَوَضْعٌ لُغَوِيٌّ۔ وَاِنْ كَانَ مِنَ الشَّارِعِ فَوَضْعٌ شَرْعِيٌّ۔ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ مَخْصُوْصٍ فَوَضْعٌ عُرْفِيٌّ خَاصٌّ۔ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ غَيْرِ مُعَيَّنٍ فَوَضْعٌ عُرْفِيٌّ عَامٌّ وَالْمُعْتَبَرُ فِي الْحَقِيْقَةِ هُوَ الْوَضْعُ لِشَيْءٍ مِنْ اَوْضَاعِ الْمَذْكُوْرَةِ وَفِي الْمَجَازِ عَدَمُهٗ" (کتاب نور الانوار باب بحث الحقیقت والمجاز صفحہ ۸۲ شرح المنار)

یعنی حقیقت اُس لفظ کو کہتے ہیں جس سے مراد وہی معنے لئے گئے ہوں جنکے لئے وہ مقرر کیا گیا ہو۔۔۔۔ اور "وضع" یعنی مقرر کرنے سے مُراد یہ ہے کہ اُس لفظ سے کسی قرینہ کے بغیر وہ معنے سمجھے جاتے ہوں۔ اب اگر یہ تعیین لُغت

بنانے والے کی طرف سے ہو تو اُسے "وضع لغوی" کہتے ہیں اور اگر یہ تعیین شریعت نے کی ہو تو اُسے "وضع شرعی" کہینگے اور اگر یہ تعیین کسی خاص جماعت نے کی ہو تو اُسے "وضع عرفی خاص" کہینگے اور اگر عرفِ عام سے یہ تعیین ہو تو اُسے "وضع عرفی عام" کہتے ہیں اور مجاز میں انہی تعیینوں کا عدم مراد ہے۔

اب ظاہر ہے کہ ان چاروں اوضاع (یعنی وضع لغوی، وضع شرعی، وضع عرفی خاص اور وضع عرفی عام) میں سے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات میں لفظ "حقیقی نبی" "وضع عرفی خاص" کے طور پر ہی استعمال ہوا ہے۔ یعنی یہ حضورؑ اور حضورؑ کی جماعت کی ایک خاص وضع کردہ اصطلاح ہے جس کا مفہوم حضرت اقدسؑ نے "تشریعی براہِ راست نبوت" بیان فرمایا ہے۔ پس "مجازی نبی" کی اصطلاح بھی اُنکے بالمقابل "وضع عرفی خاص" ہونے کی جہت سے "غیر تشریعی بالواسطہ نبی" کے معنوں میں ثابت ہوئی۔

د۔ اس امر کی مزید مثالیں کہ لفظ مجاز ہمیشہ "حقیقت" کا عکس ہوتا ہے درج ذیل ہیں۔ ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ فرماتے ہیں:۔

وجودِ افراد کا مجازی ہے ہستی قوم ہے حقیقی ؎ فدا ہو ملت پہ یعنی آتش زنِ طلسمِ مجاز ہو جا

(بانگِ درا۔ پیامِ عشق صـ۱۳۸)

میں نے کہا کہ موت کے پردے میں ہے حیات ؎ پوشیدہ جس طرح ہو حقیقت مجاز میں

(بانگِ درا۔ شمع اور شاعر صـ۲۲)

اشعار بالا میں ڈاکٹر صاحب نے قوم کے وجود کو "حقیقی" قرار دیکر اُس کے بالمقابل "افراد" کے وجود کو "مجازی" قرار دیا ہے، لیکن کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ افرادِ قوم "موجود" ہی نہیں؟ یا اُن کا درحقیقت کوئی وجود پایا ہی نہیں جاتا؟ ظاہر ہے کہ ایسا نہیں۔ بلکہ آپ نے صرف قوم کے وجود کے بالمقابل افراد کے وجود کو مجازی قرار دیا ہے نہ کہ مطلقاً۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ نے خود کو مطلقاً "مجازی نبی" قرار نہیں دیا۔ بلکہ "حقیقی نبی" یعنی اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلعم کے بالمقابل جو صاحبِ شریعت ہیں اپنے آپ کو مجازی نبی کہا ہے پس چونکہ آپ کی خاص اصطلاح (مندرجہ بالا) میں "حقیقی نبی" سے مراد صاحبِ شریعت براہ راست نبی ہے اس لیے "مجازی نبی" کے معنے آپکی اصطلاح میں صرف غیر تشریعی بالواسطہ نبی ہونگے۔

ہ۔ نبوتِ تامہ:۔ "اَلْحَدِیْثُ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ النُّبُوَّۃَ التَّامَّۃَ الْحَامِلَۃَ لِوَحْیِ الشَّرِیْعَۃِ قَدِ انْقَطَعَتْ"۔

ترجمہ:۔ مذکورہ حدیث بتارہی ہے کہ نبوتِ تامہ جو وحی شریعت والی ہوتی ہے منقطع ہے۔ (توضیح مرام صـ۱۹)

تمت بالخیر